پارہ نمبر 8

وَلَوْ اَنَّنَا

پارہ نمبر 8

رکوع نمبر: 1

اسلام میں اصل حاکمیت اللہ تعالیٰ کی ہے

Main points of Ruku 1

1. قبولیتِ حق کا تعلق بیرونی عوامل سے نہیں ہوتا
2. ہدایت یا گمراہی کا دارومدار مشیتِ الٰہی پر ہے
3. اصل حاکمیت اللہ تعالیٰ کی ہے
4. شیطان کا طریقہ واردات

ایمان کی دولت اللہ تعالیٰ کی مشیت سے ملتی ہے، خلاف عادت نشانیوں کے ظہور سے نہیں

﴿وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَ كَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْٓا اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُوْنَ﴾

”اور اگر واقعتاً ہم اُن پر فرشتے اُتار دیتے اور مردے اُن سے باتیں کرتے اور ہم اُن کے سامنے ہر چیز جمع کر دیتے تب بھی وہ ایمان نہ لاتے تھے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ چاہے لیکن ان میں سے اکثر جہالت برتتے ہیں“ (111)

آیت:111

قبولیتِ حق کا تعلق بیرونی عوامل سے نہیں ہوتا

فرشتے اتار دیں

مردباتیں کریں

ہر طرح کی چیزوں کو جمع کر دیں

تب بھی وہ ایمان لانے والے نہیں

آیت:111

(بخاری:2957)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ
صادق ومصدوق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک تم میں سے ہر ایک کی پیدائش کی تیاری تمہاری ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک (نطفہ کی صورت میں) کی جاتی ہے، پھر وہ چالیس دن جمے ہوئے خون کی شکل میں رہتا ہے، پھر چالیس دن مضغہ (گوشت کے لوتھڑے) کی شکل میں رہتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ اس کی طرف فرشتے کو بھیجتا ہے، وہ اس میں روح پھونکتا ہے اور اس کو چار باتوں کا حکم ہوتا ہے،

ایک تو اس کی روزی لکھنا (یعنی محتاج ہو گا یا مال دار)

دوسرے اس کی عمر لکھنا (کتنا عرصہ زندہ رہے گا)

تیسرے اس کا عمل لکھنا (کہ کیا کیا کرے گا)

اور آخری بات یہ لکھنا کہ نیک بخت (جنتی) ہو گا
یا بد بخت (جہنمی) ہو گا

پس میں قسم کھاتا ہوں اس کی کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے! بے شک تم لوگوں میں سے کوئی اہل جنت کے کام کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس میں اور بہشت میں بالشت بھر کا فاصلہ رہ جاتا ہے، پھر تقدیر کا لکھا اس پر غالب آجاتا ہے، پس وہ دوزخیوں والے کام کرنے لگتا ہے اور دوزخ میں چلا جاتا ہے، اور کوئی آدمی عمر بھر دوزخیوں والے کام کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ دوزخ میں اور اس میں سوائے ایک بالشت برابر کے کچھ فرق نہیں رہتا کہ تقدیر کا لکھا اس پر غالب آجاتا ہے، پس وہ بہشتیوں والے کام کرنے لگتا ہے اور پھر بہشت میں چلا جاتا ہے۔" (بخاری:2957)

شیطان اپنے دوستوں کے دلوں میں مختلف تدبیریں ڈالتے رہتے ہیں

﴿وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا ؕ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ﴾

”اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کا انسان شیطانوں اور جن شیطانوں کو دشمن بنا دیا ہے جو دھوکہ دینے کے لیے ملمع کی ہوئی باتیں ایک دوسرے کے دل میں ڈالتے ہیں اور اگر آپ کا رب چاہتا تو وہ ایسا نہ کر سکتے۔ چنانچہ آپ انہیں چھوڑ دیں اور جو وہ جھوٹ باندھتے ہیں“ (112)

آیت: 112

ہدایت یا گمراہی کا دارومدار مشیتِ الٰہی پر ہے

گمراہی کے جال

ہر نبی کے دشمن شیاطین ہیں جنوں میں سے بھی انسانوں میں سے بھی

چاہتے ہیں انسان دھوکے کی طرف مائل ہو

انسان برائی سے راضی ہو جائے

اور انسان برائیاں کرنے لگے

آخرت پر یقین نہ رکھنے والے جو برائیاں کرنا چاہتے ہیں، ان کا اکتساب کر لیں

﴿وَلِتَصْغٰٓى اِلَيْهِ اَفْـِٕدَةُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوْا مَا هُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ﴾

”اور تاکہ اس (جھوٹ) کی طرف ان کے دل مائل ہوں جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اور تاکہ وہ اسے پسند کریں اور تاکہ وہ بھی ب رائیاں کریں جو یہ کرنے والے ہیں“ (113)

اللہ تعالیٰ نے مفصل کتاب نازل فرمادی ہے جس میں صحیح فیصلے موجود ہیں

﴿اَفَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْتَغِيْ حَكَمًا وَّهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا ؕ وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ مِّنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ﴾

اللہ تعالیٰ نے مفصل کتاب نازل فرمادی ہے جس میں صحیح فیصلے موجود ہیں

”تو کیا میں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو منصف تلاش کروں حالانکہ اُس نے تمہاری جانب یہ کتاب مفصل نازل کی ہے اور جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ جانتے ہیں یقیناوہ آپ کے رب کی طرف سے برحق نازل کی گئی ہے لہٰذا آپ شک کرنے والوں میں نہ ہوں“ (114)

آیت 114

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو حکم دیا ہے کہ آپ ﷺ ان سے کہہ دیجیے
جو اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر غیر اللہ کی عبادت کر رہے ہیں کہ

کیا میں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور منصف تلاش کروں؟

یعنی میں اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کے احکامات کی پابندی کروں؟

حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ایک مفصل کتاب نازل فرمادی ہے
جس میں صحیح صحیح فیصلے موجود ہیں

آیت 114

یہ سوال اس لئے کیا گیا تا کہ لوگوں کو سمجھ آجائے کہ اسلام قبول کرنے والے زندگی کے

تمام معاملات میں اللہ تعالیٰ کے فیصلوں کو قبول کریں گے۔

اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو انسانوں کی زندگی کے بارے میں فیصلہ کرنے کا اختیار نہیں

کیونکہ

اللہ تعالیٰ کے ماسوا سبھی مخلوق ہیں، محکوم ہیں
اور مخلوق کا فیصلہ ظلم اور نقص پر مبنی ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی باتوں کو بدلنے کا کسی کے پاس کوئی اختیار نہیں

﴿وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا ۭ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ﴾

”اور آپ کے رب کی بات سچائی اور انصاف میں مکمل ہے، کوئی
اُس کی باتیں بدلنے والا نہیں ہے اور وہی سب کچھ سننے والا،
سب کچھ جاننے والا ہے“ (115)

پارہ نمبر 8

آیت:115

اصل حاکمیت اللہ تعالیٰ کی ہے

رب کی بات سچائی اور انصاف
کے اعتبار سے کامل ہے

کوئی اس کی کتابوں کو
بدلنے والا نہیں

وہ خوب سننے والا سب کچھ
جاننے والا ہے

آپ اکثریت کی اطاعت کریں گے تو وہ آپ کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے بھٹکا دیں گے

﴿وَاِنۡ تُطِعۡ اَكۡثَرَ مَنۡ فِى الۡاَرۡضِ يُضِلُّوۡكَ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ ؕ اِنۡ يَّتَّبِعُوۡنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنۡ هُمۡ اِلَّا يَخۡرُصُوۡنَ﴾

”اور اگر آپ اکثریت کی اطاعت کریں جو زمین میں بستے ہیں
تو وہ آپ کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے بھٹکا دیں گے، وہ تو محض
گمان کی پیروی کرتے ہیں اور محض قیاس
آرائیاں کرتے ہیں“ (116)

اللہ تعالیٰ ہدایت یافتہ اور گمراہوں کو خوب جاننے والا ہے

﴿اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ مَنْ يَّضِلُّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۚ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ﴾

”یقیناً آپ کا رب ہی خوب جاننے والا ہے جو اس کے راستے سے بھٹکتا ہے اور وہ ہدایت یافتہ کو بھی خوب جاننے والا ہے“

(117)

حلال مویشیوں کا گوشت کھائیں جن پر ذبح کرتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لیا گیا ہو

﴿فَكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ﴾

”چنانچہ اس میں سے کھائو جس پر اللہ تعالیٰ کا نام ذکر کیا گیا ہو اگر تم اس کی آیات پر ایمان رکھنے والے ہو“ (118)

اکثر لوگ اپنی خواہشات کے ساتھ بغیر کسی علم کے گمراہ کرتے ہیں

﴿وَمَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا
حَرَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا لَّيُضِلُّوْنَ
بِاَهْوَآئِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِيْنَ﴾

اکثر لوگ اپنی خواہشات کے ساتھ بغیر کسی علم کے گمراہ کرتے ہیں

”اور تمہیں کیا ہے کہ تم اس میں سے نہ کھاؤ جس پر اللہ تعالیٰ کا نام ذکر کیا گیا ہے حالانکہ یقیناوہ تفصیل سے تمہیں بتاچکا ہے جو اس نے تم پر حرام کیا ہے سوائے اس کے جس کے لیے تم مجبور کر دیے جاؤ اور بلاشبہ بہت سے لوگ یقینا اپنی خواہشات کے ساتھ بغیر کسی علم کے گمراہ کرتے ہیں، یقینا آپ کا رب حد سے گزرنے والوں کو زیادہ جاننے والا ہے“ (119)

کھلے اور چھپے ہر گناہ سے بچتے رہو

﴿ وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوْا يَقْتَرِفُوْنَ ﴾

”اور تم گناہ کے ظاہر کو بھی چھوڑ دو اور اس کے باطن کو بھی، جو لوگ گناہ کماتے ہیں یقیناً اُنہیں اس کا جلد بدلہ دیا جائے گا جو وہ کیا کرتے تھے“ (120)

آیت 120

کھلے اور چھپے ہر گناہ سے بچتے رہو
تمہارے خیالات پاک اور ارادے نیک ہوں
اور ظاہری گناہوں سے بھی بچتے رہو

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”اللہ تعالیٰ سے زیادہ اور کوئی غیرت مند نہیں یہی وجہ ہے کہ اس نے بے حیائیوں کو حرام قرار دیا ہے۔ خواہ وہ ظاہر ہوں یا پوشیدہ۔“

(صحیح بخاری:4634)

جس پر اللہ تعالیٰ کا نام ذکر نہیں کیا گیا اس میں سے نہ کھائو

﴿وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ ؕ
وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰٓى اَوْلِيٰٓئِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ ۚ
وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ﴾

جس پر اللہ تعالیٰ کا نام ذکر نہیں کیا گیا اس میں سے نہ کھائو

”اور جس پر اللہ تعالیٰ کا نام ذکر نہیں کیا گیا اس میں سے نہ کھائو اور بلاشبہ وہ یقینا فسق ہے اور بے شک شیاطین ضرور اپنے ساتھیوں کے دل میں ڈالتے ہیں تاکہ وہ تم سے جھگڑا کریں اور اگر تم ان کی اطاعت کرو گے تو بے شک تم بھی یقینا مشرک ہو جاؤ گے“ (121)

توعدی بن حاتم (جو پہلے عیسائی تھے) کہنے لگے ”یارسول اللہ! ہم لوگ اپنے علماء و مشائخ کو رب تو نہیں سمجھتے تھے۔ آپ ﷺ نے عدی رضی اللہ عنہ سے پوچھا:

کیا جس چیز کو وہ حلال کہتے یا حرام کہتے تو تم ان کی بات مان لیتے تھے؟

عدی کہنے لگے: ہاں! یہ تو تھا۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ”بس یہی رب بنانا ہے۔“

(ترمذی، ابواب التفسیر)

آیت 121

علماء کا کسی چیز کو حرام قرار دینا اور کسی کو حلال قرار دینا

اگر اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق ہے تو ٹھیک ہے

اگر وہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق نہیں تو

اس پر عمل نہیں کیا جا سکتا

آیت:121

شیطان کا طریقہ واردات

اپنے ساتھیوں کے دلوں میں شکوک القاء
کرتے ہیں تاکہ وہ تم سے جھگڑا کریں

پارہ نمبر 8

رکوع نمبر 1

Dos

ہدایت یافتہ ہونا (الانعام:117)

اللہ کی آیات پر ایمان رکھنا (الانعام:118)

پارہ نمبر 8

رکوع نمبر 1

Don'ts

ایمان نہ لانا (الانعام:111)	جہالت کی باتیں کرنا (الانعام:111)	ایمان والوں سے دشمنی کرنا (الانعام:112)	ایک دوسرے کو دھوکہ دینے کے لیے پُر فریب باتیں القاء کرنا (الانعام:112)
جھوٹ گھڑنا (الانعام:112)	آخرت پر ایمان نہ رکھنا (الانعام:113)	غیر اللہ کے فیصلے چاہنا (الانعام:114)	شک کرنا (الانعام:114)

پارہ نمبر 8

رکوع نمبر 1

Don'ts

لوگوں کی اکثریت کی اطاعت کرنا (الانعام:116)	لوگوں کو اللہ کے راستے سے بھٹکانا (الانعام:116)	گمان کی پیروی کرنا (الانعام:116)
حد سے نکلنا (الانعام:119)	خواہشات کی بنیاد پر علم کے بغیر لوگوں کو گمراہ کرنا (الانعام:119)	قیاس آرائیاں کرنا (الانعام:116)

پارہ نمبر 8

رکوع نمبر 1

Commitment Points

- گمان کے مطابق نہیں علم کے مطابق زندگی گزارنی ہے۔
- ہر موڑ پر زندگی کے ہر کام کے لیے فیصلہ اللہ سے لینا ہے۔
- اپنی مرضی کے فیصلے نہیں کرنے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

پارہ نمبر 8

رکوع نمبر 2

اسلام اور کفر کی کشمکش

Main points of Ruku 2

1. بے شعوری اور حقیقت شناسی برابر نہیں
2. شرح صدر بمقابلہ ضیق صدر
3. قیامت کے روز حقیقتوں سے پردہ اٹھایا جائے گا
4. شیطاطین کے روز و شب

پارہ نمبر 8

رکوع نمبر 2

ایمان کی روشنی میں زندگی بسر کرنے والا اور جہالت، گمراہی اور
گناہوں کی تاریکیوں میں ڈوبا ہوا یقیناً دونوں برابر نہیں ہو سکتے

﴿اَوَمَنۡ كَانَ مَيۡتًا فَاَحۡيَيۡنٰهُ وَجَعَلۡنَا لَهٗ نُوۡرًا يَّمۡشِىۡ بِهٖ فِى النَّاسِ
كَمَنۡ مَّثَلُهٗ فِى الظُّلُمٰتِ لَيۡسَ بِخَارِجٍ مِّنۡهَا ؕ كَذٰلِكَ زُيِّنَ
لِلۡكٰفِرِيۡنَ مَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ﴾

ایمان کی روشنی میں زندگی بسر کرنے والا اور جہالت، گمراہی اور
گناہوں کی تاریکیوں میں ڈوبا ہوا یقیناً دونوں برابر نہیں ہو سکتے

”اور کیا وہ شخص جو مردہ تھا پھر ہم نے اُسے زندہ کیا اور ہم نے اُس کے لیے ایک روشنی بنا دی جس کے ساتھ وہ لوگوں میں چلتا ہے، اُس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جو اندھیروں میں ہے اور اُس سے نکلنے والا نہیں ہے اسی طرح کافروں کے لیے خوشنما بنا دیئے گئے جو وہ عمل کرتے تھے“ (122)

آیت:122

بے شعوری اور حقیقت شناسی برابر نہیں

کافروں کے لیے ان کے اعمال
خوشنما بنا دیئے گئے ہیں

مردہ اور زندہ برابر نہیں

ہر معاشرے کے بڑے مجرم گہرے اندھیروں کے مسافر بنتے
ہیں اور لوگوں کو بھی تاریکیوں میں غرق کر دیتے ہیں

﴿وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا لِيَمْكُرُوْا فِيْهَا ۭ وَمَا يَمْكُرُوْنَ اِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ﴾

”اور اسی طرح ہم نے ہر بستی میں اس کے بڑوں کو مجرم بنا دیا ہے تا کہ وہ
اس میں مکر و فریب کریں اور جو مکر و فریب وہ کرتے ہیں اپنے ساتھ ہی
کرتے ہیں اور وہ شعور نہیں رکھتے“ (123)

بڑے مجرموں کے دلوں میں تکبر بھرا ہوا ہوتا ہے،

یہ تکبر اسلام سے دوری کا سبب بنتا ہے،

وہ اللہ تعالیٰ کے بندے ہونے کے باوجود

اپنے پیدا کرنے والے سے دور رہتے ہیں

اور زندگی کے فطری پروگرام اسلام سے دور رہتے ہیں ایمان نہیں لاتے، اطاعت نہیں کرتے،

انہیں ایمان لانا، اللہ تعالیٰ کی بات ماننا ایسا لگتا ہے کہ جیسے

کسی نے اُن کے گلے میں پھانسی کا پھندا ڈال دیا ہو

اس طرح خود بھی گہرے اندھیروں کے مسافر بن جاتے ہیں لوگوں کو بھی
تاریکیوں میں غرق کر دیتے ہیں

انہیں اس کا شعور نہیں ہوتا کہ انہوں نے حق کی مخالفت کر کے کیا کھویا ہے؟

اپنے رب کو کھو دیا

آیت 123

حق کی مخالفت کرنا کوئی سادہ بات نہیں ہے

انہوں نے اپنی فطرت کو کھو دیا، زندگی کے پروگرام کو کھو دیا، اپنے آخری انجام کو بھی کھو دیا، اپنی کامیابی کو بھی کھو دیا، اپنی قدر و قیمت والی زندگی کو، اپنی صلاحیتوں کو، اپنے وقت کے سرمائے کو، اپنے مال کو ضائع کر کے کیسے تہی دامن ہو گئے اور جب اپنے رب کے حضور حاضر ہوتے ہیں، نہ کوئی مددگار پاتے ہیں، نہ سفارشی، نہ کوئی بدلے میں کام آنے والا،

تن تنہا اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر ہونے والے اپنی زندگی کے دھوکے کے بارے میں بے شعور ہیں

اللہ تعالیٰ زیادہ بہتر جانتا ہے کہ رسالت کسے عطا فرمائے

﴿وَاِذَا جَآءَتۡهُمۡ اٰيَةٌ قَالُوۡا لَنۡ نُّؤۡمِنَ حَتّٰى نُؤۡتٰى مِثۡلَ مَاۤ اُوۡتِىَ
رُسُلُ اللّٰهِ ؕ اَللّٰهُ اَعۡلَمُ حَيۡثُ يَجۡعَلُ رِسَالَتَهٗ ؕ سَيُصِيۡبُ الَّذِيۡنَ
اَجۡرَمُوۡا صَغَارٌ عِنۡدَ اللّٰهِ وَعَذَابٌ شَدِيۡدٌ ۢ بِمَا كَانُوۡا يَمۡكُرُوۡنَ﴾

اللہ تعالیٰ زیادہ بہتر جانتا ہے کہ رسالت کسے عطا فرمائے

"اور جب ان کے پاس کوئی نشانی آتی ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم ہر گز نہیں مانیں گے یہاں تک کہ ہمیں بھی اُس جیسا دیا جائے جو اللہ تعالیٰ کے رسولوں کو دیا گیا ہے، اللہ تعالیٰ زیادہ جاننے والا ہے جہاں وہ اپنی رسالت رکھتا ہے، جن لوگوں نے جرم کیے جلد ہی اُنہیں اللہ تعالیٰ کے ہاں سے ذلت اور سخت عذاب پہنچے گا اس وجہ سے کہ وہ مکر و فریب کرتے تھے" (124)

اللہ تعالیٰ جس کے لیے چاہتا ہے، اس کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیتا ہے اور جس کا چاہتا ہے گھٹا ہوا بنا دیتا ہے

﴿فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ۚ وَمَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَآءِ ؕ كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ﴾

اللہ تعالیٰ جس کے لیے چاہتا ہے، اس کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیتا ہے اور جس کا چاہتا ہے گھٹا ہوا بنا دیتا ہے

”تو جس شخص کو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے یہ کہ اسے ہدایت دے، اس کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیتا ہے اور جسے وہ چاہتا ہے کہ اسے گمراہ کر دے اس کا سینہ تنگ، نہایت گھٹا ہوا بنا دیتا ہے گویا کہ وہ مشقت سے آسمان میں چڑھ رہا ہے، اس طرح اللہ تعالیٰ گندگی ڈال دیتا ہے اُن لوگوں پر جو ایمان نہیں لاتے“ (125)

آیت:125

شرح صدر بمقابلہ ضیق صد

اللہ تعالیٰ جسے ہدایت دینے کا ارادہ کرے اس کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیتا ہے

اللہ جسے گمراہی میں ڈالنے کا ارادہ کرے اس کے سینے کو اسلام کے لیے بھینچا ہوا بنا دیتا ہے

جس کا سینہ اسلام کے لیے کھل جاتا ہے وہ نصیحت قبول کرتا ہے

پارہ نمبر 8

آیت 125

﴿فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ﴾

"تو جس شخص کو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے یہ کہ اسے ہدایت دے،
اس کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیتا ہے"

جس کا سینہ اسلام کے لیے کھل جاتا ہے اُسے نیکی سے محبت ہو جاتی ہے،

نیکی کو وہ بوجھ نہیں سمجھتا، نیکیوں میں اُسے لذت ملتی ہے

یہ اس بات کی علامت ہے کہ اُسے اللہ تعالیٰ نے ہدایت دے رکھی ہے۔
یاارحم الراحمین ہم سب کے سینوں کو اسلام کے لیے کھول دیجئے۔

آیت 125

رب العزت کا فرمان ہے

﴿اَفَمَنۡ شَرَحَ اللّٰهُ صَدۡرَهٗ لِلۡاِسۡلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوۡرٍ مِّنۡ رَّبِّهٖ ؕ فَوَيۡلٌ لِّلۡقٰسِيَةِ قُلُوۡبُهُمۡ مِّنۡ ذِكۡرِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ فِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ﴾

کیا پھر وہ شخص جس کا سینہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کے لیے کھول دیا، سو وہ اپنے رب کی طرف سے ایک روشنی پر ہے؟ (کسی کافر جیسا ہو سکتا ہے) پس ان کے لیے تباہی ہے جن کے دل اللہ تعالیٰ کی یاد سے سخت ہو گئے، یہی لوگ کھلی گمراہی میں ہیں۔ (الزمر:22)

یہی آپ کے رب کا سیدھا راستہ ہے

﴿وَهٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيْمًا ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ﴾

”اور یہ آپ کے رب کا سیدھا راستہ ہے یقیناً ہم نے اپنی آیات تفصیل سے اُن لوگوں کے لیے بیان کر دی ہیں جو نصیحت قبول کرتے ہیں“

| Nighat Hashmi| AL NOOR International | www.nighathashmi.com | www.alnoorpk.com

پارہ نمبر 8

آیت:126

رب کا سیدھا راستہ اسلام ہے

﴿وَهٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيمًا﴾

”اور یہ آپ کے رب کا سیدھا راستہ ہے“

سیدنا مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”لوگو! یاد رکھو قرآن ہی کی طرح ایک اور چیز (یعنی حدیث) مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی گئی ہے خبردار ایک وقت آئے گا کہ ایک پیٹ بھرا (یعنی متکبر شخص) اپنی مسند پر تکیہ لگائے بیٹھا ہو گا اور کہے گا لوگو! تمہارے لیے قرآن ہی کافی ہے اس میں جو چیز حلال ہے بس وہی حلال ہے اور جو چیز حرام ہے بس وہی حرام ہے حالانکہ جو کچھ اللہ کے رسول ﷺ نے حرام کیا ہے وہ ایسے ہی حرام ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے۔ سنو گھریلو گدھا بھی تمہارے لئے حلال نہیں۔ (حالانکہ قرآن میں اسکی حرمت کا ذکر نہیں) نہ ہی وہ درندے جن کی کچلیاں (یعنی نوکیلے دانت جن سے وہ شکار کرتے ہیں) ہیں، نہ ہی کسی ذمی کی گری پڑی چیز کسی کے لئے حلال ہے۔ ہاں البتہ اگر اس کے مالک کو اس کی ضرورت ہی نہ ہو تو پھر جائز ہے۔“

(سنن ابی داؤد: 4604)

اللہ تعالیٰ کے پاس اُن کے لیے سلامتی کا گھر ہے

﴿لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾

”اُن کے رب کے پاس اُن کے لیے سلامتی کا گھر ہے اور وہ اس کی وجہ سے اُن کا مددگار ہے جو وہ عمل کیا کرتے تھے“ (127)

حشر کے دن جنوں اور انسانوں سے جواب دہی کے بعد فیصلہ ہو گا

﴿وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ۚ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِّنَ الْاِنْسِ ۚ
وَقَالَ اَوْلِيٰٓؤُهُمْ مِّنَ الْاِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَّبَلَغْنَآ
اَجَلَنَا الَّذِيْٓ اَجَّلْتَ لَنَا ۭ قَالَ النَّارُ مَثْوٰىكُمْ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اِلَّا مَا شَاۗءَ
اللّٰهُ ۭ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ﴾

حشر کے دن جنوں اور انسانوں سے جواب دہی کے بعد فیصلہ ہو گا

”اور جس دن وہ ان سب کو جمع کرے گا: ”اے جنوں کے گروہ! یقیناتم نے انسانوں میں سے بہت سوں کو (دوست) بنایا۔“ اور انسانوں میں سے اُن کے ساتھی کہیں گے: ”اے ہمارے رب! ہم نے ایک دوسرے سے خوب فائدہ اُٹھایا اور ہم اپنے وقت کو پہنچ گئے جو تو نے ہمارے لیے مقرر فرمایا۔“ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ”تمہارا ٹھکانہ آگ ہے، جس میں ہمیشہ رہو گے مگر جو اللہ تعالیٰ چاہے،“ یقیناً آپ کا رب کمال حکمت والا، سب کچھ جاننے والا ہے“ (128)

اللہ تعالیٰ ظالموں کو ان کے ظلم، شر اور فساد کی وجہ سے ایک دوسرے کا ساتھی بنا دیتے ہیں

﴿وَكَذٰلِكَ نُوَلِّيْ بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضًۢا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ﴾

”اور اسی طرح ہم بعض ظالموں کو بعض کا ساتھی بنا دیتے ہیں اس وجہ سے جو وہ کماتے تھے“ (129)

شیطان کے روز و شب

ایک دوسرے کو کھوٹی باتیں بتانا

نبیوں اور اللہ والوں کی مخالفت کے لیے ہم نوا تیار کرنا

ایک دوسرے کو دھوکہ دینا

پارہ نمبر 8

رکوع نمبر 2

Dos

نصیحت قبول کرنا (الانعام:126)	اسلام کے لیے سینے کا کھل جانا (الانعام:125)

پارہ نمبر 8
رکوع نمبر 2

Don'ts

اپنے اعمال کو خوش نما دیکھنا (الانعام:122)

حیلے کرنا (الانعام:123)

آیات کو نہ ماننا (الانعام:124)

جرم کرنا (الانعام:124)

اسلام کے لیے سینے کا تنگ ہونا (الانعام:125)

Commitment Point

❖ شرح صدر کے لیے دعا کرنی ہے،
ان شاء اللہ تعالیٰ

رکوع نمبر 3

انسان کے اعمال کے مطابق آخرت کی جزا و سزا ملے گی

پارہ نمبر 8

Main points of Ruku 3

1. شیاطین کی پوچھ گچھ حشر میں ہو گی
2. درجات میں فرق
3. رسوم ورواج کو خدا بنانے والے
4. خود ساختہ پابندیاں

پارہ نمبر 8

رکوع نمبر 3

اللہ تعالیٰ قیامت کے دن جنوں اور انسانوں سے رسولوں کے پیغام پہنچانے کے بارے میں سوال کریں گے

﴿یٰمَعۡشَرَ الۡجِنِّ وَالۡاِنۡسِ اَلَمۡ یَاۡتِکُمۡ رُسُلٌ مِّنۡکُمۡ یَقُصُّوۡنَ عَلَیۡکُمۡ
اٰیٰتِیۡ وَیُنۡذِرُوۡنَکُمۡ لِقَآءَ یَوۡمِکُمۡ ھٰذَا ؕ قَالُوۡا شَھِدۡنَا عَلٰۤی اَنۡفُسِنَا
وَغَرَّتۡھُمُ الۡحَیٰوۃُ الدُّنۡیَا وَشَھِدُوۡا عَلٰۤی اَنۡفُسِھِمۡ اَنَّھُمۡ کَانُوۡا کٰفِرِیۡنَ﴾

اللہ تعالیٰ قیامت کے دن جنوں اور انسانوں سے رسولوں کے پیغام پہنچانے کے بارے میں سوال کریں گے

”اے جن وانس کے گروہ! کیا تمہارے پاس تم ہی میں سے رسول نہیں آئے تھے جو تمہیں میری آیات سناتے ہوں اور تمہیں تمہارے اس دن کی ملاقات سے ڈراتے ہوں؟“ وہ کہیں گے: ”ہم اپنے آپ پر خود گواہی دیتے ہیں۔“ اور ان کو دنیا کی زندگی نے دھوکے میں رکھا اور وہ اپنے آپ پر خلاف گواہی دیں گے کہ یقیناً وہی کافر تھے“ (130)

شیاطین کی حشر میں ہو گی

آیت:130

اے گروہ جن وانس کیا تمہارے پاس ہماری آیات سنانے اور برے انجام سے ڈرانے کے لیے پوچھ گچھ پیغمبر نہیں آئے تھے

جواب آئے گا ہاں ہم خود اپنے خلاف گواہی دیتے ہیں

یہ گواہی اس لیے لی جائے گی تا کہ ثابت کر دیا جائے کہ اللہ تعالیٰ کسی کو ظلم کے ساتھ تباہ کرنے والا نہیں جب تک کہ حقیقت سے واقف نہ ہوں

اللہ تعالیٰ بستیوں کو ظلم کے ساتھ تباہ کرنے والا نہ تھا

﴿ذٰلِكَ اَنْ لَّمْ يَكُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ﴾

”یہ اس لیے ہوا کہ آپ کا رب بستیوں کو ظلم کے ساتھ تباہ کرنے والا نہ تھا کہ اس کے باشندے بے خبر ہوں“

(131)

پارہ نمبر 8

رکوع نمبر 3

اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اس کے ارادے، عمل اور درجے کے مطابق جزا دے گا

﴿وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ۭ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ﴾

”اور ہر ایک کے لیے اس کے درجات ہیں اس کی وجہ سے جو انہوں نے عمل کیے اور آپ کا رب اس سے ہرگز بے خبر نہیں جو وہ عمل کرتے ہیں“ (132)

اللہ تعالیٰ چاہے تو تمہیں ہلاک کر دے کے تمہاری جگہ دوسروں کو لے آئے

﴿وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ ۖ إِنْ يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ وَيَسْتَخْلِفْ مِنْ بَعْدِكُمْ مَا يَشَاءُ كَمَا أَنْشَأَكُمْ مِنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ آخَرِينَ﴾

”اور آپ کا رب ہر طرح بے نیاز، کمال رحمت والا ہے، اگر وہ چاہے تمہیں لے جائے اور تمہارے بعد جسے چاہے جانشیں بنا دے جیسا کہ اس نے تمہیں دوسرے لوگوں کی اولاد سے پیدا کیا ہے“ (133)

آیت:132،133

درجات میں فرق

ہر شخص کے لیے اس کے عمل
کے لحاظ سے درجات ہیں

رب بے نیاز ہے

پارہ نمبر 8

رکوع نمبر 3

اللہ تعالیٰ نے قیامت کا وعدہ کیا ہے جو ضرور قائم ہو کر رہے گی

﴿اِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ لَاٰتٍ ۙ وَّمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ﴾

”جس (دِن) کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے وہ ضرور آنے والا ہے اور تم ہر گز عاجز کر دینے والے نہیں ہو“ (134)

آیت:134

قیامت یقینا آنے والی ہے

انسان اللہ تعالیٰ کو عاجز کر دینے والا نہیں

پارہ نمبر 8

رکوع نمبر 3

آپ جس حال میں بھی رہو، میں اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کر رہا ہوں

﴿قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ﴾

”آپ کہہ دیں: اے میری قوم! تم اپنی جگہ عمل کرو یقیناً میں بھی عمل کرنے والا ہوں پھر عنقریب تم جان لوگے کہ وہ کون ہے جس کے لیے اس گھر کا اچھا انجام ہے یقیناً ظالم کامیاب نہیں ہوتے“ (135)

پارہ نمبر 8

آیت 135

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا

اللہ تعالیٰ ظالم کو ڈھیل دیتا ہے یہاں تک کہ جب اسے پکڑ لیتا ہے تو اسے نہیں چھوڑتا

(بخاری:4686)

مشرکوں نے اپنے بتوں کے لیے اور اللہ تعالیٰ کے لیے حصے مقرر کیے ہیں

﴿وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِيْبًا فَقَالُوْا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ وَهٰذَا لِشُرَكَآئِنَا ۚ فَمَا كَانَ لِشُرَكَآئِهِمْ فَلَا يَصِلُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَمَا كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ يَصِلُ اِلٰى شُرَكَآئِهِمْ ۭ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ﴾

مشرکوں نے اپنے بتوں کے لیے اور اللہ تعالیٰ کے لیے حصے مقرر کیے ہیں

”اورانہوں نے اللہ تعالیٰ کے لیے اس میں سے جو اس نے پیدا کیا کھیتی اور مویشیوں میں سے ایک حصہ مقرر کیا ہے، پس انہوں نے اپنے خیال کے مطابق کہا، یہ اللہ تعالیٰ کا (حصہ) ہے اور یہ ہمارے شریکوں کا (حصہ) ہے، چنانچہ جو ان کے شریکوں کے لیے ہے وہ تو اللہ تعالیٰ کو نہیں پہنچتا اور جو اللہ تعالیٰ کے لیے ہے تو وہ ان شریکوں کی طرف پہنچ جاتا ہے، برا ہے جو وہ فیصلہ کرتے ہیں!“ (136)

رسوم ورواج کو خدا بنانے والے

اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی کھیتوں اور مویشیوں
میں سے خود حصے مقرر کئے ہیں

شریکوں کو Preference دیتے ہیں

مشرکوں کے لئے ان کے شریکوں نے ان کے اعمال کو مزین کر دیا ہے

﴿وَ كَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ شُرَكَآؤُهُمْ لِيُرْدُوْهُمْ وَلِيَلْبِسُوْا عَلَيْهِمْ دِيْنَهُمْ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ﴾

مشرکوں کے لئے ان کے شریکوں نے ان کے اعمال کو مزین کر دیا ہے

”اور اسی طرح بہت سے مشرکوں کے لئے ان کے شریکوں نے ان کی اولاد کے قتل کو خوش نما بنا دیا ہے تا کہ وہ ان کو برباد کر دیں اور تا کہ ان پر ان کے دین ہی کو مشتبہ بنا دیں، اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو وہ ایسا نہ کرتے، چنانچہ آپ ان کو چھوڑ دو اور جو وہ جھوٹ باندھتے ہیں!“ (137)

آیت:137

رسوم ورواج کو خدا بنانے والے

اولاد کو قتل کر کے ہلاکت میں مبتلا کرتے
ہیں تاکہ اان کے دین کو مشتبہ بنادو

عربوں نے مویشیوں اور کھیتوں کے بارے میں بدعات گھڑ لی تھیں

﴿وَقَالُوْا هٰذِهٖٓ اَنْعَامٌ وَّحَرْثٌ حِجْرٌ ۖ لَّا يَطْعَمُهَآ اِلَّا مَنْ نَّشَآءُ
بِزَعْمِهِمْ وَاَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُوْرُهَا وَاَنْعَامٌ لَّا يَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ
عَلَيْهَا افْتِرَآءً عَلَيْهِ ۭ سَيَجْزِيْهِمْ بِمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ﴾

عربوں نے مویشیوں اور کھیتوں کے بارے میں بدعات گھڑلی تھیں

”اوراپنے زعم باطل میں انہوں نے کہا کہ یہ جانوراور یہ کھیت ممنوع ہیں، انہیں کوئی نہیں کھائے گا مگر وہی جسے ہم اپنے خیال کے مطابق چاہیں گے، اور کچھ جانور ہیں ان کی پشتیں حرام کر دی گئی ہیں اور کچھ جانور ہیں جن پر وہ اللہ تعالیٰ کا نام ذکر نہیں کرتے اس پر جھوٹ باندھتے ہوئے، جلد ہی وہ انہیں اس کا بدلہ دے گا اس وجہ سے جو وہ جھوٹ باندھتے تھے“ (138)

آیت:138

خود ساختہ پابندیاں

جانور اور کھیت ممنوع ہیں

جانوروں کی پشتیں حرام ہیں
، باربرداری حرام ہے

مشرکوں نے خود ساختہ شریعت میں بہت سی چیزیں عورتوں کے لیے حرام کر رکھی تھیں

﴿وَقَالُوْا مَا فِيْ بُطُوْنِ هٰذِهِ الْاَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُكُوْرِنَا وَمُحَرَّمٌ
عَلٰٓى اَزْوَاجِنَا ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مَّيْتَةً فَهُمْ فِيْهِ شُرَكَآءُ ؕ
سَيَجْزِيْهِمْ وَصْفَهُمْ ؕ اِنَّهٗ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ﴾

مشرکوں نے خود ساختہ شریعت میں بہت سی چیزیں عورتوں کے لیے حرام کرر کھی تھیں

”اورانہوں نے کہا: ”جو بھی ان جانوروں کے پیٹوں میں ہے وہ خالصتاً ہمارے مردوں کے لیے ہے اور وہ ہماری بیویوں پر حرام ہے اور اگر وہ مُردہ ہو تو اس میں سب شریک ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جلد ہی ان کی بات بنانے کی سزا دے گا، یقیناوہ کمال حکمت والا، سب کچھ جاننے والا ہے“ (139)

دنیا میں اولاد کو قتل کرنے والے گھاٹے میں پڑ گئے

﴿قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ قَتَلُوْٓا اَوْلَادَهُمْ سَفَهًۢا بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّحَرَّمُوْا مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ افْتِرَآءً عَلَى اللّٰهِ ؕ قَدْ ضَلُّوْا وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ﴾

”یقیناوہ لوگ گھاٹے میں پڑ گئے جنہوں نے اپنی اولاد کو حماقت میں بغیر علم کے قتل کیااور انہوں نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھتے ہوئے اس کو حرام کر لیاجو اللہ تعالیٰ نے ان کو رزق دیا تھایقیناوہ گمراہ ہو گئے ہیں اور ہدایت پانے والے نہیں ہوئے“ (140)

پارہ نمبر 8

آیت:139-140

خود ساختہ پابندیاں

جو کچھ جانوروں کے پیٹ میں ہے مردوں کے لیے مخصوص ہے

مردہ جانور کے کھانے میں مرد اور عورتیں سب شریک ہوتے

حلال و حرام کو خود ساختہ پابندیاں لگانے والے اولاد کو قتل کرنے والے گمراہ ہو گئے

پارہ نمبر 8
رکوع نمبر 3

Dos

آخرت کی ملاقات سے ڈرنا

(الانعام:134،135)

پارہ نمبر 8
رکوع نمبر 3

Don'ts

دنیا کی زندگی کے دھوکے میں مبتلا ہونا (الانعام:130)	ظلم کرنا (الانعام:131)	شرک کرنا (الانعام:136،137)	اپنی اولاد کو قتل کرنا (الانعام:137)
دین کے بارے میں شک میں مبتلا ہونا (الانعام:137)	اللہ پر جھوٹ باندھنا (الانعام:138)	گمراہ ہونا (الانعام:140)	ہدایت نہ پانا (الانعام:140)

پارہ نمبر 8

رکوع نمبر 3

Commitment Point

❖ دین کے نام پر خود ساختہ پابندیوں کو قبول نہیں کرنا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

پارہ نمبر 8

رکوع نمبر 4

حاکمیت اللہ تعالیٰ کا حق ہے

پارہ نمبر 8

Main points of Ruku 4

1. اللہ تعالیٰ خالق ہے اسلیے وہ حاکم ہے
2. حلال و حرام کے مقرر کرنے کا اختیار اللہ تعالیٰ کو ہے
3. اللہ تعالیٰ ظالموں کو راہ راست نہیں دکھایا کرتا

اللہ تعالیٰ نے کھیتوں میں جو کچھ پیدا کیا، کٹائی کے دن اس کا حق ادا کرو اور حد سے نہ گزرو

﴿وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّغَيْرَ مَعْرُوْشٰتٍ وَّالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ
مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ؕ كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖٓ اِذَآ
اَثْمَرَ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ ۖ وَلَا تُسْرِفُوْا ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ﴾

دنیا میں اولاد کو قتل کرنے والے گھاٹے میں پڑ گئے

”اور وہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے باغات کو پیدا کیا چھجوں پر چڑھائے ہوئے اور نہ چڑھائے ہوئے اور کھجوروں کو اور کھیتوں کو کہ اس کے پھل مختلف ہوتے ہیں اور زیتون اور انار کو باہم ملتے جلتے بھی ہیں اور نہ ملتے جلتے بھی۔ اس کے پھلوں میں سے کھاؤ جب وہ پھل لائیں اس کی کٹائی کے دن اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرو اور حد سے نہ گزرو یقیناً اللہ تعالیٰ حد سے گزرنے والوں کو پسند نہیں کرتا“ (141)

اللہ تعالیٰ خالق ہے اس لیے وہ حاکم ہے

اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے باغ پیدا کئے
زیتون اور انار کے درخت پیدا کئے
تاکستان، نخلستان بنایا

خالق کا حکم

کھاؤ اور حق ادا کرو جبکہ تم ان کی
فصل کاٹو اسراف نہ کرو

غور و فکر کرو

اللہ رب العزت نے دل کی اہم عبادت "تفکر" کی طرف توجہ دلائی ہے اور دعوت دی ہے کہ اس کائنات میں غور و فکر کرو، دیکھو وہ باغات جو تمہارے فائدے کے لیے ہیں جن سے تمہیں نفع پہنچتا ہے اُن سے اس کائنات میں کس قدر حسن ہے

ایسے باغات بھی ہیں جو چھجوں پر چڑھائے ہوئے ہیں جیسے انگور کی بیلیں ہیں اور کھجوروں کے درخت جس کے پھل بہت اوپر جا کر لگتے ہیں اور اسی طرح زیتون اور انار جس کے درخت نسبتاً چھوٹے قد کے ہوتے ہیں

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا:

"جس شخص کی کھجوریں دس وسق تقریباً چالیس من سے زیادہ ہوں، وہ محتاجوں کے لیے مسجد میں چند خوشے لٹکا دے۔"

(مختصر ابن کثیر: 1/ 548,547)(ابو داؤد: 1662)

عون بن عبد اللہ کا قول ہے

مُسرف یعنی حد سے گزرنے والا وہ ہے جو دوسرے کا مال کھاتا ہے

مال اگرچہ خود کمایا ہے، محنت کی ہے لیکن
جب اللہ تعالیٰ نے اُس میں محتاجوں کا حق رکھ دیا ہے
تو اگر وہ حق خود استعمال کریں گے تو بھی گنہگار اور اگر اُسے ضائع کریں گے
تو بھی اللہ تعالیٰ کے نزدیک حد سے گزرنے والے ہوں گے

اُس سے زیادہ **بد نصیب** اور کون ہو سکتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ پوری
دنیا میں اناؤنس کر کے کہہ دے
جاؤ تم حد سے گزرنے والے ہو میں تم سے محبت نہیں کرتا

اس لیے حد سے نہیں گزرنا۔ ان شاء اللہ

اللہ تعالیٰ کے حلال کردہ جانوروں کو کھائو

﴿وَمِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً وَّفَرْشًا ؕ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ﴾

”اور مویشیوں میں سے کچھ بوجھ اٹھانے والے ہیں اور کچھ زمین سے لگے ہوئے ہیں، کھاؤ اس میں سے جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں رزق دیا ہے اور شیطان کے قدموں کے پیچھے نہ چلو، یقیناوہ تمہارا کھلا دشمن ہے“ (142)

اللہ تعالیٰ خالق ہے اس لیے وہ حاکم ہے

اس نے مویشیوں میں سے جانور پیدا کئے

سواری اور باربرداری کے کام آتے ہیں

کھانے اور بچھانے کے کام آتے ہیں

خالق کا حکم:

کھاؤ ان چیزوں میں سے
جو اللہ تعالیٰ نے بخشی ہیں
اور شیطان کی پیروی نہ
کرو وہ تمہارا کھلا دشمن ہے

حیوانات کے بارے میں حلال و حرام کے قوانین

خود نہ بناؤ

﴿ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ۚ مِنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ ۭ قُلْ ءٰۗالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ

اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ۭ نَبِّـــُٔـوْنِيْ بِعِلْمٍ اِنْ

كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ﴾

حیوانات کے بارے میں حلال و حرام کے قوانین

خود نہ بناؤ

”آٹھ قسمیں ہیں، دو بھیڑ سے اور دو بکری سے، آپ پوچھیں:
”کیا اللہ تعالیٰ نے دونوں نروں کو حرام کیا ہے یا دونوں مادائوں کو؟ یا وہ
(بچہ) جس پر ان دونوں مادائوں کے رحم لپٹے ہوئے ہیں؟ اگر تم سچے
ہو تو مجھے کسی علم کے ساتھ بتاؤ“ (143)

اللہ تعالیٰ کے حلال کردہ کو حرام کیوں ٹھہراتے ہو؟

﴿وَمِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ ؕ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا
اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ وَصّٰىكُمُ اللّٰهُ بِهٰذَا ۚ فَمَنْ
اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ
الظّٰلِمِيْنَ﴾

اللہ تعالیٰ کے حلال کردہ کو حرام کیوں ٹھہراتے ہو؟

”دو اونٹ سے اور دو گائے سے، آپ پوچھیں: ”کیا اللہ تعالیٰ نے دونوں نروں کو حرام کیا ہے یا دونوں

ماداؤں کو؟ یا وہ (بچہ) جس پر دونوں مادائوں کے رحم لپٹے ہوئے ہیں؟ کیا تم اس وقت موجود تھے جب اللہ

تعالیٰ نے تمہیں اس کی وصیت کی تھی؟“ چنانچہ اس سے بڑا ظالم کون ہے جس نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ

باندھا تاکہ لوگوں کو بغیر علم کے گمراہ کردے؟ یقیناً اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا“ (144)

آیت:143-144

حلال و حرام کے مقرر کرنے کا ختیار اللہ تعالیٰ کو ہے

جانوروں کے نر اور مادہ میں سے کیا حلال ہے
کیا حرام؟ کیا تمہیں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا تھا؟

اللہ تعالیٰ کے نام پر اپنی طرف سے حلال
و حرام کے فیصلے کرنا ظلم ہے

آیت:144

اللہ تعالیٰ ظالموں کو راہ راست نہیں دکھایا کرتا

جو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کر کے جھوٹ باندھیں وہ لوگ ظالم ہیں

جو علم کے بغیر لوگوں کو گمراہ کر دیں

پارہ نمبر 8
رکوع نمبر 4

Dos

اللہ کا حق ادا کرنا
(الانعام:141)

اسراف نہ کرنا(الانعام:141)

پارہ نمبر 8
رکوع نمبر 4

Don'ts

اسراف کرنا
(الانعام:141)

شیطان کے قدموں کی پیروی کرنا(الانعام:142)

اللہ پر جھوٹ باندھنا
(الانعام:144)

علم کے بغیر دوسروں کو گمراہ کرنا(الانعام:144)

ظلم کرنا(الانعام:144)

پارہ نمبر 8

رکوع نمبر 4

Commitment Points

- ہر چیز پر اپنے مالک کا حق سمجھنا ہے۔
- ضرورت کے مطابق خرچ کرنا۔
- ☆فضول اور بے موقع خرچ کرنے سے بچ کر شیطان کی پیروی سے بچنا ہے۔ان شاء اللہ تعالیٰ

پارہ نمبر 8

رکوع نمبر 5

حق قانون سازی

پارہ نمبر 8

Main points of Ruku 5

1 وحی الٰہی کے مطابق حرام اشیاء

2 یہودیوں پر سزا کے طور پر حرام کی گئی اشیاء

3 حلال و حرام اللہ تعالیٰ کے ماسوا کسی کا اختیار نہیں

اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ اشیاء

﴿قُلْ لَّآ اَجِدُ فِیْ مَآ اُوْحِیَ اِلَیَّ مُحَرَّمًا عَلٰی طَاعِمٍ یَّطْعَمُهٗٓ اِلَّآ اَنْ یَّكُوْنَ مَیْتَةً اَوْ دَمًا
مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِیْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَیْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَیْرَ بَاغٍ
وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ﴾

اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ اشیاء

”آپ کہہ دیں مجھ پر جو وحی کی گئی ہے میں اس میں کوئی چیز نہیں پاتا جس کا کھانا کسی کھانے والے پر حرام کیا گیا ہو کہ وہ اس کو کھائے سوائے اس کے کہ وہ مردار ہو یا بہایا ہوا خون ہو یا سوؤر کا گوشت کہ یقیناوہ ناپاک ہے یاوہ نافرمانی کا باعث ہو جس پر غیر اللہ کا نام پکارا گیا ہو، پھر جو شخص مجبور کر دیا جائے کہ ہو وہ نافرمانی کرنے والا نہ ہو اور حد سے گزرنے والا نہ ہو تو بلاشبہ آپ کا رب بے حد بخشنے والا، نہایت رحم والا ہے“ (145)

آیت:145

وحی الٰہی کے مطابق حرام اشیاء

- سؤر کا گوشت
- مردار
- بہایا ہوا خون

اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کا نام پکارا گیا ہو

آیت 145

مردار کھانا حرام ہے

لیکن اس کی دیگر اشیاء مثلاً چمڑہ وغیرہ استعمال کیا جا سکتا ہے

ایک دفعہ سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کی ایک بکری مر گئی انہوں نے کہا:
یارسول اللہ ﷺ میری بکری مر گئی۔ فرمایا: ”اس کا چمڑہ کیوں نہ اتار لیا؟“ بولیں:
کیا مری ہوئی بکری کا چمڑہ بھی لیا جا سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھ کر فرمایا:

”تم چمڑہ کھاتی نہیں ہو اسے دباغت دے کر اس سے فائدہ اٹھا سکتی ہو۔“

چنانچہ آپ نے اس کا چمڑا اتروا کر اسے دباغت دے کر اس کا مشکیزہ بنوا لیا تھا
جو آپ ہی کے پاس پرانا ہو کر پھٹ گیا

(بخاری:6686)(نسائی:4245)(مسند احمد:1/327,328)

اللہ تعالیٰ نے یہودیوں پر ان کی سرکشی کی وجہ سے کچھ چیزیں حرام کر دی تھیں

﴿وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِيْ ظُفُرٍ ۚ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُوْمَهُمَآ اِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُوْرُهُمَآ اَوِ الْحَوَايَآ اَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ۭ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِبَغْيِهِمْ ۡ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ﴾

اللہ تعالیٰ نے یہودیوں پر ان کی سرکشی کی وجہ سے کچھ چیزیں حرام کر دی تھیں

”اور ان لوگوں پر جو یہودی بن گئے ہم نے ہر ناخن والے جانور کو حرام کر دیا تھا اور گائیوں اور بکریوں میں سے ہم نے ان پر ان دونوں کی چربیاں حرام کر دیں سوائے اس کے جو ان دونوں کی پیٹھوں یا انتڑیوں نے اٹھایا ہو یا جو کسی ہڈی کے ساتھ ملی ہوئی ہو، یہ ہم نے انہیں ان کی سرکشی کی وجہ سے سزا دی تھی اور بلاشبہ یقیناً ہم ہی سچے ہیں“ (146)

آیت:146

یہودیوں پر سزا کے طور پر حرام کی گئی اشیاء

ناخن والے جانور

گائے اور بکری کی چربی

یہ ان کی سرکشی کی سزا تھی

آیت 146

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں حطیم کی طرف رخ کیے بیٹھے تھے کہ آپ ﷺ نے آسمان کی طرف دیکھا پھر مسکرا کر فرمایا:

اللہ تعالیٰ یہودیوں پر لعنت کرے ان پر چربیاں حرام کی گئی تھیں لیکن انہوں نے چربیاں بیچ کر ان کی قیمتیں کھائیں حالانکہ کسی چیز کے کھانے کو حرام فرما دینا اس چیز کی قیمت کو بھی حرام فرما دینا ہے

(ابو داؤد)

مشرکوں کے جھٹلانے کی پرواہ نہ کریں

﴿فَإِنْ كَذَّبُوكَ فَقُلْ رَّبُّكُمْ ذُو رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ ۚ وَلَا يُرَدُّ بَأْسُهُ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِينَ﴾

”پھر بھی اگر وہ آپ کو جھٹلائیں تو آپ کہہ دیں تمہارا رب وسیع رحمت والا ہے اور اس کا عذاب مجرم لوگوں سے ہٹایا نہیں جاتا“ (147)

پارہ نمبر 8

رکوع نمبر 5

مشرک خود ساختہ حلال و حرام کے قوانین کے بارے میں اپنی مرضی کر رہے ہیں

﴿سَيَقُولُ الَّذِينَ أَشْرَكُوا لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا أَشْرَكْنَا وَلَا آبَاؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَيْءٍ ۚ كَذَٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ حَتَّىٰ ذَاقُوا بَأْسَنَا ۗ قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوهُ لَنَا ۖ إِنْ تَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ أَنْتُمْ إِلَّا تَخْرُصُونَ﴾

مشرک خود ساختہ حلال و حرام کے قوانین کے بارے میں اپنی مرضی کر رہے ہیں

”جن لوگوں نے شرک کیا وہ بہت جلد کہیں گے کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا، نہ تو ہم شرک کرتے اور نہ ہی ہمارے باپ دادا اور نہ ہم کسی چیز کو حرام کرتے، اسی طرح ان لوگوں نے بھی جھٹلایا تھا جو ان سے پہلے تھے، یہاں تک کہ انہوں نے ہمارا عذاب چکھ لیا۔ آپ پوچھیں کیا تمہارے پاس کوئی علم ہے؟ تو تم اسے ہمارے لیے نکال لاؤ تم گمان کے سوا کسی چیز کی پیروی نہیں کرتے اور تم محض قیاس آرائیاں ہی کرتے ہو“ (148)

آیت:148

حلال و حرام اللہ تعالیٰ کے ماسوا کسی کا اختیار نہیں

مشرکین یہ کہتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ہم کسی چیز کو حرام نہ کرتے

حلال و حرام کے معاملے میں گمان پر چل رہے ہیں اور قیاس آرائیاں کرتے ہیں

کیا نہ ماننے والوں کے پاس کوئی علم ہے جس کی بنیاد پر حلال و حرام کے فیصلے کرتے ہیں

کامل دلیل اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے

﴿قُلْ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ۚ فَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ﴾

”آپ کہہ دیں: ”کامل دلیل اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے، چنانچہ اگر وہ چاہتا تو تم سب کو وہ ضرور ہدایت دے دیتا“ (149)

آیت 149

﴿فَلَوۡ شَآءَ لَهَدٰىكُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ﴾ ”چنانچہ اگر وہ چاہتا تو تم سب کو وہ ضرور ہدایت دے دیتا“

اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا ہے کہ

انسان اپنی آزاد مرضی سے جس راستے کو چاہے اختیار کرے۔

اس طرح اس کے امتحان کا مقصد پورا ہوتا ہے کہ اچھے لوگ اپنی اچھائی کی جزا پائیں
اور برے لوگ اپنی برائی کی سزا پائیں

اگر اللہ تعالیٰ جبری ہدایت دیتے تو امتحان کا مقصد پورا نہ ہوتا۔

اگر وہ گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان چیزوں کو حرام
ٹھہرایا ہے تو آپ ان کے ساتھ گواہی نہ دیں

﴿قُلْ هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمُ الَّذِيْنَ يَشْهَدُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ هٰذَا ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَلَا تَشْهَدْ
مَعَهُمْ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَهُمْ
بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ﴾

اگر وہ گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان چیزوں کو حرام ٹھہرایا ہے تو آپ ان کے ساتھ گواہی نہ دیں

آپ کہہ دیں: ”تم اپنے گواہ لائو جو گواہی دیں کہ یقیناً اللہ تعالیٰ ہی نے ان کو حرام کیا ہے۔ پھر اگر وہ گواہی دے بھی دیں تو آپ ان کے ساتھ گواہی نہ دیں اور نہ ان کی خواہشات کی پیروی کریں جن لوگوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا اور جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اور وہی (دوسروں کو) اپنے رب کے برابر قرار دیتے ہیں“ (150)

حلال و حرام اللہ تعالیٰ کے ماسوا کسی کا اختیار نہیں

اپنے گواہ پیش کریں جو بتائیں کہ یہ چیزیں اللہ تعالیٰ نے حرام کی ہیں

انکی خواہشات کی پیروی نہ کرو جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلایا

اگر یہ گواہی دیں تم گواہی نہ دینا

آخرت پر ایمان نہیں رکھنا

آخرت پر ایمان رکھنا

اسلام میں کسی کو **قانون سازی** کا حق دینا **شرک** ہے

جیسے کسی کو اللہ تعالیٰ کی ذات میں شریک ٹھہرانا ہے

پارہ نمبر 8
رکوع نمبر 5

Dos

جھوٹی گواہی نہ دینا
(الانعام:150)

لوگوں کی خواہشات کی
پیروی نہ کرنا(الانعام:150)

پارہ نمبر 8

رکوع نمبر 5

Don'ts

نافرمانی کرنا (الانعام:145)

حد سے بڑھنا (الانعام:145)

سرکشی کرنا (الانعام:146)

شرک کرنا (الانعام:148)

گمان کی پیروی کرنا (الانعام:148)

قیاس آرائیاں کرنا (الانعام:148)

اللہ کی آیات کو جھٹلانا (الانعام:150)

آخرت پر ایمان نہ رکھنا (الانعام:150)

دوسروں کو اپنے ربّ کے برابر قرار دینا (الانعام:150)

Commitment Point

❖ سچی دلیل کے سامنے جھکنا ہے، ان شاء اللہ تعالیٰ۔

پارہ نمبر 8

رکوع نمبر 6

صراطِ مستقیم پر چلنے کے لیے ہدایات

Main point of Ruku 6

اللہ تعالیٰ کا قانون

1

پارہ نمبر 8

رکوع نمبر 6

اللہ تعالیٰ نے کیا چیزیں حرام کی ہیں؟

﴿قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۚ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ ۚ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۚ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ﴾

اللہ تعالیٰ نے کیا چیزیں حرام کی ہیں؟

”آپ کہہ دیں: آؤ میں پڑھ کر سناتا ہوں جو تمہارے رب نے تم پر حرام کیا ہے یہ کہ تم اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک

نہ ٹھہرائو اور والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو اور اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے قتل نہ کرو، ہم تمہیں بھی رزق دیتے ہیں اور ان کو بھی

دیں گے اور بے حیائی کے قریب نہ جاؤ، ان میں سے جو ظاہر ہو اور جو پوشیدہ ہو اور جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام ٹھہرایا ہے

اسے ناحق قتل نہ کرو، اللہ تعالیٰ نے اس کا تمہیں تاکیدی حکم دیا ہے تاکہ تم سمجھو“ (151)

پارہ نمبر 8

آیت 151

اللہ تعالیٰ کا قانون

اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔

والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو۔

اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے قتل نہ کرو۔

بے حیائی کے کاموں کے قریب نہ جائو۔

کسی جان کو حق کے علاوہ قتل نہ کرو

اللہ تعالیٰ نے جن احکامات کا تاکیدی حکم دیا ہے

﴿وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۚ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ
وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ ۚ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۚ وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا
وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۚ وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ۭ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ﴾

اللہ تعالیٰ نے جن احکامات کا تاکیدی حکم دیا ہے

”اور یتیم کے مال کے قریب نہ جاؤ مگر جو طریقہ سب سے بہتر ہو یہاں تک کہ وہ اپنی پختگی کو پہنچ جائے

اور ناپ اور تول کو انصاف کے ساتھ پورا کرو، ہم کسی شخص کو تکلیف نہیں دیتے مگر اس کی طاقت کے

مطابق اور جب تم بات کرو تو انصاف کرو خواہ کوئی رشتہ دار ہو اور اللہ تعالیٰ کے عہد کو پورا کرو۔ اللہ تعالیٰ

نے ان احکام کا تمہیں تاکیدی حکم دیا ہے تاکہ تم نصیحت قبول کرو“ (152)

پارہ نمبر 8

اللہ تعالیٰ کا قانون

یتیم کے مال کے قریب نہ جائو جب تک کہ وہ جوانی کو نہ پہنچ جائے

پیمانے اور وزن انصاف کے ساتھ پورے کرو۔

بولو تو انصاف کی بات بولو خواہ رشتہ داری ہی ہو۔

اللہ تعالیٰ کے عہد کو پورا کرو۔

اللہ تعالیٰ کے سیدھے راستے پر چلو۔

میرے سیدھے راستے کی پیروی کرو اور دوسرے راستوں کی پیروی نہ کرو

﴿وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِیْلِهٖ ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ﴾

”اور بلاشبہ یہی میرا راستہ ہے جو سیدھا ہے چنانچہ تم اس کی پیروی کرو اور دیگر راستوں کی پیروی نہ کرو کہ وہ تمہیں اللہ تعالیٰ کے راستے سے جدا کر دیں گے یہ ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے تمہیں تاکیدی حکم دیا ہے تاکہ تم بچ جاؤ“ (153)

پارہ نمبر 8

رکوع نمبر 6

اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کو تورات کی نعمت عطا کی جس پر شکر ادا کرنا واجب ہے

﴿ثُمَّ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ تَمَامًا عَلَى الَّذِيْٓ اَحْسَنَ وَتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ﴾

”پھر ہم نے موسیٰ کو کتاب دی ہر اس شخص کے لیے نعمت کی تکمیل تھی جو نیکی کی روش اپنائے اور ہر حکم کی تفصیل تھی اور ہدایت اور رحمت تھی تاکہ وہ اپنے رب کی ملاقات پر ایمان لے آئیں“ (154)

موسیٰؑ کو کتاب کے ذریعے قانون ملا

کتاب نعمت کی تکمیل بھی ہے

ضروری تفصیل بھی ہے

ہدایت ہے

رحمت ہے

پارہ نمبر 8

رکوع نمبر 6

Dos

- اللہ کے احکامات پڑھ کر سنانا (الانعام:151)
- اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا (الانعام:151)
- والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا (الانعام:151)
- اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے قتل نہ کرنا (الانعام:151)
- بے حیائی کے کاموں کے قریب نہ جانا (الانعام:151)
- قتل نہ کرنا (الانعام:151)
- عقل سے کام لینا (الانعام:151)

پارہ نمبر 8

رکوع نمبر 6

Dos

یتیم کے مال کے قریب نہ جانا (الانعام:152)	پیمانے اور وزن انصاف کے ساتھ پورے کرنا (الانعام:152)	انصاف کے بات بولنا (الانعام:152)	اللہ کے عہد کو پورا کرنا (الانعام:152)
اللہ کے راستے کی پیروی کرنا (الانعام:153)	نصیحت قبول کرنا (الانعام:152)	نیکی کی روش اختیار کرنا (الانعام:154)	اپنے رب کی ملاقات پر ایمان لانا (الانعام:154)

پارہ نمبر 8

رکوع نمبر 6

Don'ts

اللہ کے راستے کے

ماسوا دوسرے راستوں کی

پیروی کرنا (الانعام:153)

پارہ نمبر 8

رکوع نمبر 6

Commitment Points

❖ اللہ تعالیٰ کے سارے قوانین کی پابندی کرنی ہے۔

❖ اس رکوع میں دیئے گئے اللہ تعالیٰ کے قانون کو لکھ کر معاہدہ کرنا ہے

اے اللہ! میں آپ سے وعدہ کرتی ہوں کہ آپ کے قانون کی پابندی کروں گی۔ان شاء اللہ تعالیٰ

رکوع نمبر 7

اللہ تعالیٰ ہی حاکم اور قانون ساز ہے

پارہ نمبر 8

Main points of Ruku 7

1. اللہ تعالیٰ کے قانون کی کتاب
2. قانون شکنی
3. اللہ تعالیٰ ہی حاکم ہے
4. اللہ تعالیٰ کے دین کو ٹکڑے کرنے والوں کا دین سے تعلق نہیں
5. اللہ تعالیٰ کا دین

قرآن مجید کی اتباع کروگے تو آپ پر رحم کیا جائے گا

﴿وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ﴾

”اور یہ ایک بابرکت کتاب جس کو ہم نے نازل کیا ہے چنانچہ تم اس کی پیروی کرو اور اللہ تعالیٰ سے ڈر جائو تاکہ تم پر رحمت کی جائے“

| Nighat Hashmi| AL NOOR International | www.nighathashmi.com | www.alnoorpk.com

پارہ نمبر 8

اللہ تعالیٰ کے قانون کی کتاب

برکت والی کتاب ہے

پیروی کرو

اللہ تعالیٰ سے ڈر جاؤ تا کہ
تم پر رحمت کی جائے

کتاب کا مقصد یہ ہے کہ

- انسان اپنے رب کی ملاقات پر یقین کرے
- انسان دنیا میں اس طرح زندگی گزارے کہ اپنے ہر عمل کے لیے اپنے آپ کو رب کے آگے جواب دہ محسوس کرے
- انسان ذمہ دارانہ زندگی گزارے
- انسان اس کتاب کے احکامات کی پیروی کرے
- انسان اللہ تعالیٰ کا تقوی اختیار کرے تاکہ اس پر رحم کیا جائے

اللہ تعالیٰ نے تمہارے عذر کو دور کرنے کے لیے قرآن مجید کو نازل کیا ہے

﴿اَنۡ تَقُوۡلُوۡۤا اِنَّمَاۤ اُنۡزِلَ الۡكِتٰبُ عَلٰى طَآئِفَتَيۡنِ مِنۡ قَبۡلِنَا ۪ وَاِنۡ كُنَّا عَنۡ دِرَاسَتِهِمۡ لَغٰفِلِيۡنَ﴾

”کہیں تم یہ کہو کہ کتاب تو ہم سے پہلے ہی کے دو گروہوں پر نازل کی گئی تھی اور ہم ان کے (کتابوں کے) پڑھنے پڑھانے سے یقیناً غافل تھے“ (156)

اللہ تعالیٰ نے اپنی آیات سے منہ موڑنے والوں کو عذاب کی وعید دی ہے

﴿اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتٰبُ لَكُنَّآ اَهْدٰى مِنْهُمْ ۚ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَيِّنَةٌ
مِّنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَصَدَفَ عَنْهَا ؕ
سَنَجْزِي الَّذِيْنَ يَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰيٰتِنَا سُوْٓءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يَصْدِفُوْنَ﴾

اللہ تعالیٰ نے اپنی آیات سے منہ موڑنے والوں کو عذاب کی وعید دی ہے

”یا تم کہو کہ اگر ہم پر بھی کتاب اتاری جاتی تو ہم یقیناً ان سے زیادہ ہدایت یافتہ ہوتے، تو بلاشبہ یقیناً تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک روشن دلیل اور ہدایت اور رحمت آچکی ہے پھر اس سے

اللہ تعالیٰ نے اپنی آیات سے منہ موڑنے والوں کو عذاب کی وعید دی ہے

بڑا ظالم کون ہے جس نے اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلایا اور ان سے کنارہ کشی اختیار کی؟ ہم انہیں جلد ہی بہت برے عذاب کی سزا دیں گے جو ہماری آیات سے کنارہ کشی اختیار کرتے ہیں اس کے بدلے جو وہ کنارہ کشی اختیار کرتے تھے" (157)

اللہ تعالیٰ کے قانون کی کتاب

ہدایت ہے

دلیل روشن ہے تم عذر نہیں کر سکتے

رحمت ہے

اس سے روگردانی کی پاداش میں بدترین سزا مل کر رہے گی۔

قیامت آنے پر کسی ایسے شخص کا ایمان اسے فائدہ نہ دے گا جو پہلے ہی سے ایمان نہ رکھتا تھا

﴿هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ رَبُّكَ اَوْ يَاْتِيَ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ ؕ يَوْمَ يَاْتِيْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْٓ اِيْمَانِهَا خَيْرًا ؕ قُلِ انْتَظِرُوْٓا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ﴾

قیامت آنے پر کسی ایسے شخص کا ایمان اسے فائدہ نہ دے گا جو پہلے ہی سے ایمان نہ رکھتا تھا

”وہ انتظار نہیں کر رہے ہیں مگر یہ کہ ان کے پاس فرشتے آجائیں یا آپ کا رب آجائے یا آپ کے رب کی بعض نشانیاں آجائیں، جس دن آپ کے رب کی بعض نشانیاں آجائیں گی، کسی ایسے شخص کا ایمان اسے فائدہ نہ دے گا جو پہلے ہی سے ایمان نہ رکھتا تھا یا اس نے اپنے ایمان میں کوئی نیکی نہ کمائی تھی آپ کہہ دیں: ”تم بھی انتظار کرو بلاشبہ ہم بھی انتظار کرنے والے ہیں“ (158)

پارہ نمبر 8

قانون شکنی

آیات سے منہ موڑنے والوں کو جلد ہی بدلے میں برا عذاب ملے گا۔

فرشتے آ گئے، یا رب خود آئے، یا نشانیاں آئیں پھر اس وقت کا ایمان فائدہ نہ دے گا

زندگی میں ایمان نہ لانے والوں کو وہاں کوئی بھلائی نہ ملے گی

جو برائی لے کر آئے گا اتنا ہی بدلہ دیا جائے گا جتنا اس نے قصور کیا ظلم نہیں کیا جائے گا

”آپ کے رب کی بعض نشانیاں آجائیں“
اس سے مراد علاقات قیامت ہیں جو قرب قیامت کی دلیل ہیں

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جب تک سورج مغرب سے طلوع نہیں ہو گا قیامت نہیں آئے گی پھر جب سورج مغرب سے نکل آئے گا تو تمام روئے زمین کے جن وانس ایمان لے آئیں گے پھر ایمان لانا یا نہ لانا برابر ہو گا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی“ (ترمذی)

اللہ تعالیٰ نے دین میں فرقہ بندی کرنے والوں کو وعید سنائی ہے

﴿اِنَّ الَّذِیۡنَ فَرَّقُوۡا دِیۡنَہُمۡ وَ کَانُوۡا شِیَعًا لَّسۡتَ مِنۡہُمۡ فِیۡ شَیۡءٍ ؕ اِنَّمَاۤ اَمۡرُہُمۡ اِلَی اللّٰہِ ثُمَّ یُنَبِّئُہُمۡ بِمَا کَانُوۡا یَفۡعَلُوۡنَ﴾

”یقیناجن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کرڈالا اور گروہ گروہ بن گئے ان سے آپ کا کوئی تعلق نہیں، یقیناان کا معاملہ اللہ تعالیٰ ہی کے حوالے ہے، پھر وہی ان کو بتائے گا جو وہ کیا کرتے تھے“ (159)

اللہ تعالیٰ نے نیکی کا بدلہ دس گنا اور برائی کا برابر کا بدلہ دینے کی خبر دی ہے

﴿مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ﴾

”جو نیکی لائے گا اس کے لیے اس جیسا دس گنا ہو گا اور جو بُرائی لائے گا تو وہ اس کے برابر ہی بدلہ دیا جائے گا اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا“ (160)

اللہ تعالیٰ کے دین کو ٹکڑے کرنے والوں
کا دین سے تعلق نہیں

رسولؐ کے ساتھ تفرقہ
پردازوں کا تعلق نہیں۔

ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے

اللہ تعالیٰ انہیں بتائے گا وہ
کیا کر کے آئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے سچے دین کا راستہ دکھایا جو سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا دین تھا

﴿قُلْ اِنَّنِیْ هَدٰىنِیْ رَبِّیْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۚ دِیْنًا قِیَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًا ۚ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ﴾

”آپ کہہ دیں: ”میرے رب نے مجھے سیدھی راہ دکھلائی ہے کہ وہ ایک مضبوط دین ہے، ملت ابراہیم ہے جو ایک ہی طرف کے تھے مشرکوں میں سے نہ تھے“ (161)

توحید پرست مومن اپنے جینے اور مرنے میں اللہ رب العالمین کے لیے خالص ہوتا ہے

﴿قُلۡ اِنَّ صَلَاتِیۡ وَ نُسُکِیۡ وَ مَحۡیَایَ وَ مَمَاتِیۡ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ﴾

”آپ کہہ دیں: ”بے شک میری نماز اور میری قربانی
اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ کے لیے ہے
جو جہانوں کا رب ہے“ (162)

پارہ نمبر 8

اللہ تعالیٰ کا دین

اس میں کوئی ٹیڑھ نہیں

سیدھا راستہ ہے

سیدنا ابراہیمؑ کا طریقہ ہے

یکسو ہو کر اس دین کو اختیار کیا جا سکتا ہے۔

شرک سے اس کا کوئی تعلق نہیں

دین کا مطالبہ ہے نماز، قربانیاں، جینا، مرنا اللہ تعالیٰ کے لیے ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ نے امت میں سب سے پہلے فرماں برداری کا حکم دیا

﴿لَا شَرِيْكَ لَهٗ ۚ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ﴾

”اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے
کہ میں سب سے پہلا فرماں بردار ہوں“ (163)

ہر شخص اپنے اعمال کا خود ذمہ دار ہے

﴿قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْ رَبًّا وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ؕ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَيْهَا ۚ
وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۚ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ
بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ﴾

ہر شخص اپنے اعمال کا خود ذمہ دار ہے

آپ کہہ دیں: ”کیا میں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور رب تلاش کروں حالانکہ وہی ہر چیز کا رب ہے؟“ اور کوئی جان نہیں کماتی (گناہ) مگر اسی پر ہے (وبال) اور کوئی بوجھ اٹھانے والی کسی دوسرے کا بوجھ نہ اُٹھائے گی، پھر تمہارے رب کی طرف ہی تمہارا لوٹنا ہے، چنانچہ وہ تمہیں اس کے بارے میں بتائے گا جس میں تم اختلاف کرتے تھے“ (164)

اللہ تعالیٰ ہی حاکم ہے

کیا میں اللہ تعالیٰ کے سوا اور رب تلاش کرلوں جبکہ کائنات کا رب وہی ہے

اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سب کو پلٹنا ہے وہی ہر چیز کا رب ہے۔

ہر شخص جو کچھ کماتا ہے اس کا ذمہ دار ہے کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گا۔

اللہ تعالیٰ نے جس کے ذمے جو کام لگایا وہ خود ذمہ دار ہے کوئی دوسرا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔

پھر تمہیں اس چیز کے بارے میں بتائے گا جس میں تم اختلاف کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے زمین کی موجودات کو مسخر کر کے آزمایا ہے کہ کون سب سے اچھے عمل کرتا ہے

﴿وَهُوَ الَّذِیْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّیَبْلُوَكُمْ فِیْ مَآ اٰتٰىكُمْ ؕ اِنَّ رَبَّكَ سَرِیْعُ الْعِقَابِ ۖۚ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ﴾

اللہ تعالیٰ نے زمین کی موجودات کو مسخر کر کے آزمایا ہے کہ کون سب سے اچھے عمل کرتا ہے

”اور وہی ہے جس نے تمہیں زمین میں جانشین بنایا اور تم میں بعض کو بعض پر درجات میں رتبہ دیا تاکہ وہ ان چیزوں میں تمہیں آزمائے جو اس نے تمہیں عطا کی ہیں۔ بے شک آپ کا رب بہت جلد سزا دینے والا ہے اور بلاشبہ وہ یقیناً بے حد بخشنے والا، نہایت رحم والا ہے“

(165)

پارہ نمبر 8

اللہ تعالیٰ ہی حاکم ہے

اسی نے جانشین بنایا

اسی نے تمہیں آزمائش میں ڈالا اور مختلف درجات دیئے۔

اللہ تعالیٰ سزا دینے میں جلدی کرنے والا ہے

اللہ تعالیٰ بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔

پارہ نمبر 8

رکوع نمبر 7

Dos

کتاب کی پیروی کرنا (الانعام:155)

اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا (الانعام:155)

یکسو ہونا (الانعام:161)

فرماں برداری کرنا (الانعام:163)

پارہ نمبر 8

رکوع نمبر 7

Don'ts

اللہ کی آیات کو جھٹلانا (الانعام:157)

اللہ کے احکامات سے منہ موڑنا (الانعام:157)

دین کو ٹکڑے ٹکڑے کرنا (الانعام:159)

شرک کرنا (الانعام:161۔164،163)

آپس میں اختلاف کرنا (الانعام:164)

Commitment Point

❖ اپنی زندگی کے لے یہ نصب العین بنانا ہے کہہ دو میری نماز، میرے تمام مراسمِ عبودیت، میرا جینا، میرا مرنا اللہ رب العالمین کے لیے ہے۔

پارہ نمبر 8 رکوع نمبر 08

سُوۡرَةُ الۡاَعۡرَاف

سورۃ الاعراف

مکی سورت

206 آیات

24 رکوع

سورۃ الاعراف کی فضیلت

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی دونوں رکعتوں میں اس سورت کو پڑھا کرتے تھے

(نسائی)

رکوع نمبر 8

نزولِ کتاب کا مقصد

پارہ نمبر 8

Main points of Ruku 8

1. نزول کتاب کا مقاصد
2. کادنیوی جھٹلانے والوں انجام
3. اخروی انجام

حروف مقطعات

﴿الٓمّٓصٓ﴾

"الٓمّٓصٓ" (1)

الٓمّٓصٓ

حروف مقطعات ہیں
ان کے معنی کے بارے میں اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں
ہم پر واجب ہے کہ ان پر ایمان لائیں

آپ کے رب کی جانب سے آپ پر عظیم کتاب نازل کی گئی ہے تاکہ مومنوں کے لیے نصیحت ہو

﴿كِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِيْ صَدْرِكَ حَرَجٌ مِّنْهُ لِتُنْذِرَ بِهٖ وَذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ﴾

”ایک کتاب ہے جو آپ کی طرف اتاری گئی ہے چنانچہ آپ کے دل میں اس سے کوئی تنگی نہ ہو، تاکہ آپ اس کے ذریعے سے خبردار کریں اور مؤمنوں کے لئے نصیحت ہے“ (2)

پارہ نمبر 8

آیت 2-3

نزول کتاب کا مقاصد

منکرین کو خبر دار کر دو

ایمان والوں کے لیے
یاد دہانی ہو

کتاب کی پیروی کرو

رب کے سوا دوسرے
سرپرستوں کی پیروی نہ کرو

پارہ نمبر 8

رکوع نمبر 8

قرآن و سنت کی پیروی کرو

﴿اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ﴾

”اس کی پیروی کرو جو تمہارے رب کی طرف سے تمہاری طرف
نازل کیا گیا ہے اور اس کے سوا دوستوں کی پیروی نہ کرو،
تم بہت کم نصیحت قبول کرتے ہو“ (3)

اللہ تعالیٰ نے کتنی ہی بستیوں کو ہلاک کر دیا

﴿وَكَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا فَجَآءَهَا بَاْسُنَا بَيَاتًا اَوْهُمْ قَآئِلُوْنَ﴾

”اور کتنی ہی بستیاں ہیں جنہیں ہم نے ہلاک کر دیا تو اُن پر ہمارا عذاب رات کو آیا یا جب وہ دوپہر کو آرام کرنے والے تھے“ (4)

عذاب آنے پر انہوں نے اپنے ظلم کا اعتراف کر لیا

﴿فَمَا كَانَ دَعْوٰىهُمْ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَآ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ﴾

”پھر جب ہمارا عذاب اُن پر آیا تو اُن کی پکار اس کے
سوا کچھ نہ تھی کہ انہوں نے کہا کہ ہم واقعی ظالم تھے“ (5)

پارہ نمبر 8

آیت 5

جھٹلانے والوں کا دنیوی انجام

اللہ تعالیٰ کا عذاب ان پر آیا اور
لوگوں نے مان لیا کہ واقعی ہم ظالم تھے

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ پیغمبروں سے ان کی پیغام رسانی کے بارے میں سوال کریں گے

﴿فَلَنَسْئَلَنَّ الَّذِيْنَ اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ وَلَنَسْئَلَنَّ الْمُرْسَلِيْنَ﴾

”پھر یقیناہم اُن لوگوں سے ضرور پوچھیں گے جن کی طرف رسول بھیجے گئے اور یقیناہم رسولوں سے بھی ضرور پوچھیں گے“ (6)

﴿فَلَنَسْئَلَنَّ الَّذِيْنَ اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ﴾

”پھر یقیناہم ان لوگوں سے ضرور پوچھیں گے جن کی طرف رسول بھیجے گئے“

نبی ﷺ نے فرمایا:

”تم میں سے ہر ایک نگران اور ہر ایک سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ امام نگہبان ہے اس سے لوگوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ اور مرد سے اس کے گھر والوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا اور عورت سے اس کے شوہر کے گھر کے بارے میں سوال کیا جائے گا اور غلام سے آقا کے مال کے بارے میں سوال کیا جائے گا“ (صحیح بخاری:893)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”آدمی کا پاؤں قیامت کے دن اس کے رب کے پاس سے نہیں ہٹے گا یہاں تک کہ اس سے پانچ چیزوں کے بارے پوچھ لیا جائے: اس کی عمر کے بارے میں کہ اسے کہاں صرف کیا، اس کی جوانی کے بارے میں کہ اسے کہاں کھپایا، اس کے مال کے بارے میں کہ اسے کہاں سے کمایا اور کس چیز میں خرچ کیا اور اس کے علم کے سلسلے میں کہ اس پر کہاں تک عمل کیا؟“

(ترمذی:2416)

کیا جواب دیں گے؟

ایک بھاگ دوڑ ہے، صبح سے لے کر رات تک ۔ ساری بھاگ دوڑ کس مقصد کے لیے ہے؟ اس میں کہیں بھی رب کی رضا ہے؟ کہیں بھی ایسا ہے کہ ہمارے دل کی خوشی نہ ہو؟ ہم کس کی خوشی کے لیے جیتے ہیں؟ ایک بار اپنے آپ سے پوچھ کر تو دیکھئے کہ ہمارا کیسا طرزِ عمل ہے؟ کسی نیکی کے کام پر خرچ کرنے کے لیے دل بند، مٹھی بند لیکن خواہشات کے لیے، اسراف کے لیے سب کچھ کھلا ہوا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمارے حال پر رحم فرمادے کہ ہم سے ان ساری چیزوں کا حساب کتاب ہونا ہے

کیا جواب دیں گے؟

- عمر کن کاموں میں پرانی کر رہے ہیں، مال کہاں سے کماتے ہیں؟ source کیا ہے؟
- source of income جائز ہے؟ اور کہاں خرچ کرتے ہیں؟ کیا جہاں خرچ کرتے ہیں؟ وہاں خرچ کرنا واقعی ہماری ضرورت ہے یا اسراف ہے؟

اللہ تعالیٰ اپنے علم سے لوگوں کے اعمال کے بارے میں بتادیں گے

﴿فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِمْ بِعِلْمٍ وَّمَا كُنَّا غَآئِبِيْنَ﴾

”پھر ہم ان کے سامنے پورے علم کے ساتھ ضرور بیان کریں گے اور ہم کہیں غائب نہ تھے“ (7)

قیامت کے دن جس کے ساتھ جتنا حق ہو گا اتنا ہی اس کا وزن زیادہ ہو گا

﴿وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ ِالْحَقُّ ۚ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾

”اور اس دن وزن برحق ہے پھر جس کے پلڑے بھاری ہوں گے تو وہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں“ (8)

قیامت کے دن باطل پرستوں کے اعمال بے وزن قرار پائیں گے

﴿وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَظْلِمُوْنَ﴾

”اور جس کے پلڑے ہلکے ہوں گے تو وہی ہوں گے جنہوں نے خود کو نقصان میں ڈالا تھا اس وجہ سے کہ وہ ہماری آیات کے ساتھ ظلم کیا کرتے تھے“ (9)

پارہ نمبر 8

آیت 8-9

اخروی انجام

جن کے پلڑے بھاری ہوں گے ← وہی کامیاب ہوں گے

جن کے پلڑے ہلکے ہوں گے نقصان اٹھائیں گے

↓

کیونکہ وہ آیات کے ساتھ ظلم کرتے تھے

پارہ نمبر 8

رکوع نمبر 8

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو زمین میں جگہ دی اور اس میں سامانِ زندگی بنا دیا

﴿وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِي الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ﴾

”اور بلاشبہ یقیناً ہم نے تمہیں زمین میں جگہ دی ہے اور تمہارے لیے اس میں سامانِ زندگی بنا دیا، تم بہت کم شکر ادا کرتے ہو“ (10)

پارہ نمبر 8

رکوع نمبر 8

Dos

کتاب کے ذریعے خبر دار کرنے سے دل کا تنگ نہ ہونا (الاعراف:2)

کتاب کے ذریعے خبر دار کر کے اسے نصیحت کا ذریعہ بنانا (الاعراف:2)

کتاب کی پیروی کرنا (الاعراف:3)

شکر ادا کرنا (الاعراف:10)

پارہ نمبر 8

رکوع نمبر 8

Don'ts

کتاب کے ذریعے خبردار کرنے سے دل کا تنگ ہونا (الاعراف:2)

نصیحت کو نہ ماننا (الاعراف:3)

اللہ کی آیات کے ساتھ ظلم کرنا (الاعراف:9)

شکر میں کمی کرنا (الاعراف:10)

Commitment Point

❖ اللہ تعالیٰ کی آیات کے ساتھ ظالمانہ برتاؤ نہیں کرنا،
ان شاء اللہ تعالیٰ۔

رکوع نمبر 9

انسانیت کے سفر کا آغاز

پارہ نمبر 8

Main points of Ruku 9

1. آدمؑ کی تقریب ولادت کا انعقاد
2. شیطان کا فریب ہمیشگی کی زندگی
3. معرکہ خیر و شر کا آغاز دورانِ مہلت ابلیسی پروگرام
4. سیدنا آدم کی توبہ

پارہ نمبر 8

رکوع نمبر 9

اللہ تعالیٰ نے آدم کو پیدا کیا اور معزز فرشتوں کو سجدے کرنے کا حکم دیا تو ابلیس نے انکار کر دیا

﴿وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ ۖ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ لَمْ يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ﴾

”اور بلاشبہ یقیناہم ہی نے تمہیں پیدا کیا ہے پھر ہم نے تمہاری صورت بنائی ہے پھر ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سوائے ابلیس کے ان سب نے سجدہ کیا وہ سجدہ کرنے والوں میں نہ ہوا“ (11)

ابلیس نے سجدہ نہ کرنے کا سبب انسان پر اپنی فضیلت کو بنا دیا

﴿قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ ؕ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۚ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ﴾

”اللہ تعالیٰ نے پوچھا: ”تجھے کس چیز نے روکا کہ تو سجدہ نہ کرے جب کہ میں نے تجھے حکم دیا تھا؟“ اُس نے کہا: ”میں اس سے بہتر ہوں، آپ نے مجھے آگ سے پیدا کیا اور اسے مٹی سے پیدا کیا ہے“ (12)

اللہ تعالیٰ نے تکبر کی وجہ سے ابلیس کو جنت سے نکل جانے کا حکم دیا

﴿قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُونُ لَكَ أَنْ تَتَكَبَّرَ فِيهَا فَاخْرُجْ إِنَّكَ مِنَ الصَّاغِرِينَ﴾

”اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اتر جائو اس سے کہ تمہارے لیے یہ نہیں ہو گا کہ تم اس میں تکبر کرو۔ سو نکل جائو، یقیناً تُو واقعی ذلیل ہونے والوں میں سے ہے“ (13)

ابلیس نے مہلت مانگ لی

﴿قَالَ اَنْظِرْنِیْۤ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ﴾

ابلیس نے کہا: ”مجھے اس دن تک کی مہلت دیں جب وہ اٹھائے جائیں گے“ (14)

آیت 11-14

آدمؑ کی تقریب ولادت کا انعقاد

اللہ تعالیٰ نے سیدنا آدمؑ کو پیدا کیا۔

فرشتوں سے کہا آدمؑ کو سجدہ کرو۔

ابلیس نے تکبر کی وجہ سے انکار کیا۔

ابلیس نے مہلت مانگی۔

رب العزت نے مہلت دے دی

﴿قَالَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ﴾

”اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”یقیناً تم مہلت دیئے جانے والوں میں سے ہو“ (15)

ابلیس نے اپنی گمراہی کو اللہ تعالیٰ میں تلاش کرتے ہوئے سیدھے راستے میں بیٹھنے کا اعلان کیا

﴿قَالَ فَبِمَآ اَغۡوَيۡتَنِىۡ لَاَقۡعُدَنَّ لَهُمۡ صِرَاطَكَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ﴾

”ابلیس نے کہا: ”پھر اس وجہ سے کہ آپ نے مجھے گمراہ کیا ہے یقیناً میں اُن کے لیے آپ کے سیدھے راستے میں ضرور بیٹھوں گا“ (16)

﴿لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ﴾

”یقیناً میں اُن کے لیے آپ کے سیدھے راستے میں ضرور بیٹھوں گا“

سیدنا سبرہ بن ابی فاکہہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بیان فرماتے ہوئے سنا:

”بلاشبہ شیطان ابن آدم کے لیے اللہ تعالیٰ کے راستوں پر بیٹھ گیا ہے، مثلاً: وہ اسلام کے راستے میں بیٹھتا ہے اور ابن آدم سے کہتا ہے کہ کیا تو اسلام قبول کر کے اپنا اور اپنے آباؤ اجداد کا دین ترک کر دے گا؟ مگر ابن آدم اس کی نافرمانی کر کے اسلام قبول کر لیتا ہے پھر اسی طرح شیطان راہ ہجرت میں آ کر بیٹھ جاتا ہے اور مسلمان سے کہتا ہے،

کیا تو ہجرت کر کے اپنی زمین و آسمان کو چھوڑ رہا ہے؟ مہاجر کی مثال تو گھوڑے جیسی ہے، جس کی رسی کو دراز کر دیا گیا ہو، مگر مومن شیطان کی نافرمانی کر کے ہجرت کر جاتا ہے، پھر وہ مومن کے لیے راہ جہاد پر بیٹھ جاتا ہے اور اس سے کہتا ہے کہ یہ تو بس نفس اور مال کی مشقت ہے سو اگر تو جنگ کرے گا اور تو مارا جائے گا، تیری بیوی سے کوئی اور نکاح کر لے گا اور تیرا مال تقسیم کر لیا جائے گا، مگر مرد نے فرمایا: ”جو شخص یہ کام کرتے a مومن شیطان کی نافرمانی کرتے ہوئے جہاد کرتا ہے۔“ رسول اللہ ہوئے فوت ہو جائے تو اللہ تعالیٰ پر یہ حق ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے، یا اگر شہید ہو جائے تو اللہ تعالیٰ پر یہ حق ہے کہ وہ اسے جنت میں داخل کرے، اگر غرق ہو جائے تو اللہ تعالیٰ پر یہ حق ہے کہ وہ اسے جنت میں داخل کرے اگر اس کی سواری اس کو گرا دے اور وہ فوت ہو جائے تو بھی اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے“ (مسند احمد:3/483، نسائی:3136)

ابلیس نے انسانوں کو بہکا کر ناشکرا بنانے کا اعلان کیا

﴿ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ ۭ وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ﴾

”پھر میں لازماً ان کے آگے سے اور ان کے پیچھے سے اور ان کے دائیں سے اور ان کے بائیں سے ان پر آئوں گا اور آپ ان میں سے اکثر کو شکر گزار نہ پائیں گے“ (17)

آیت 16-17

معرکہ خیر و شر کا آغاز دورانِ مہلت ابلیسی پروگرام

تیری سیدھی راہ میں انسانوں کی گھات میں لگا رہوں گا۔

ان کے آگے سے، ان کے پیچھے سے اور ان کے دائیں سے اور ان کے بائیں سے ان پر آؤں گا

تو ان میں سے اکثر کو شکر گزار نہ پائے گا

رسول صلی اللہ علیہ وسلم صبح وشام یہ دعا نہیں چھوڑا کرتے تھے

﴿اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡۤ اَسۡأَلُكَ الۡعَافِيَةَ فِي الدُّنۡيَا وَالۡاٰخِرَةِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡۤ اَسۡأَلُكَ
الۡعَفۡوَ وَالۡعَافِيَةَ فِيۡ دِيۡنِيۡ وَدُنۡيَايَ وَاَھۡلِيۡ وَمَالِيۡ اَللّٰھُمَّ اسۡتُرۡ عَوۡرَاتِيۡ
وَاٰمِنۡ رَّوۡعَاتِيۡ اَللّٰھُمَّ احۡفَظۡنِيۡ مِنۡ بَيۡنِ يَدَيَّ وَمِنۡ خَلۡفِيۡ وَعَنۡ يَّمِيۡنِيۡ
وَعَنۡ شِمَالِيۡ وَمِنۡ فَوۡقِيۡ وَاَعُوۡذُ بِعَظَمَتِكَ اَنۡ اُغۡتَالَ مِنۡ تَحۡتِيۡ﴾

”اے اللہ! بیشک میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں معافی عافیت کا سوال کرتا ہوں اے اللہ! بیشک میں تجھ سے اپنے دین اور دنیا میں اور اپنے اہل و مال میں معافی کا اور عافیت کا سوال کرتا ہوں اے اللہ! میرے عیبوں پر پردہ ڈال دے اور میری گھبراہٹوں میں امن دے۔ اے اللہ! تو میری حفاظت فرما میرے سامنے سے، میرے پیچھے سے، میری دائیں طرف سے اور میری بائیں طرف سے اور میرے اوپر سے اور میں پناہ مانگتا ہوں تیری عظمت کے ساتھ اس بات سے کہ میں اپنے نیچے سے ناگہاں ہلاک کیا جاؤں۔“

(ابوداؤد:5074)

اللہ تعالیٰ نے ابلیس کی پیروی کرنے والوں کو جہنم میں بھرنے کا اعلان کیا

﴿قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا ؕ لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ اَجْمَعِيْنَ﴾

”اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”نکل جائو یہاں سے، مذمت کیا ہوا، دھتکارا ہوا، یقیناً جو بھی ان میں سے تیری پیروی کرے گا تو میں لازماً تم سب سے جہنم کو بھر دوں گا“ (18)

اللہ تعالیٰ نے آدمؑ اور حواؑ کو جنت میں بسنے اور درخت کے پاس نہ جانے کا حکم دیا

﴿وَيٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ﴾

”اور اے آدم! آپ اور آپ کی بیوی دونوں جنت میں رہو اور جہاں سے چاہو دونوں کھائو اور دونوں اس درخت کے قریب نہ جائو ورنہ تم دونوں ظالموں میں سے ہو جائو گے“ (19)

شیطان کا وسوسہ: یہ درخت جہنم کی سب سے اہم چیز ہے

﴿فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطٰنُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وٗرِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا وَقَالَ مَا نَهٰىكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ﴾

شیطان کا وسوسہ: یہ درخت جہنم کی سب سے اہم چیز ہے

”پھر شیطان نے ان دونوں کے لیے وسوسہ ڈالا تاکہ وہ ان دونوں کے لیے ظاہر کر دے ان دونوں کی شرمگاہوں سے جو کچھ ان سے چھپایا گیا تھا، اور اس نے کہا: ”تمہارے رب نے تم دونوں کو اس درخت سے نہیں روکا، مگر اس لیے کہ کہیں تم دونوں فرشتے بن جاؤ یا ہمیشہ رہنے والوں میں سے ہو جاؤ“ (20)

شیطان نے قسم کھا کر خیر خواہی کا یقین دلایا

﴿وَقَاسَمَهُمَآ اِنِّیۡ لَکُمَا لَمِنَ النّٰصِحِیۡنَ﴾

”اور اس نے ان دونوں کے سامنے قسمیں کھائیں: ”بلاشبہ میں تم دونوں کے لئے یقیناً خیر خواہوں میں سے ہوں“ (21)

شیطان سیدنا آدم اور سیدہ حوا علیھا السلام کو دھوکہ دینے میں کامیاب ہو گیا

﴿فَدَلّٰىهُمَا بِغُرُوْرٍ ۚ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا
يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ؕ وَنَادٰىهُمَا رَبُّهُمَآ اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ
تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَاَقُلْ لَّكُمَآ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ﴾

شیطان سیدنا آدم اور سیدہ حوا علیھا السلام کو دھوکہ دینے میں کامیاب ہو گیا

”پھر اُس نے دھوکے سے اُن دونوں کو نیچے اتار دیا، پھر جب اُن دونوں نے درخت کو چکھا تو اُن دونوں کی شرم گاہیں ایک دوسرے کے سامنے ظاہر ہو گئیں اور وہ دونوں اپنے اوپر جنت کے پتوں کو چپکانے لگے اور اُن دونوں کو ان کے رب نے پکارا: ”کیا میں نے تم دونوں کو اس درخت سے روکا نہ تھا اور میں نے تم سے کہا نہیں تھا کہ شیطان بلاشبہ تم دونوں کا کھلا دشمن ہے؟“ (22)

پارہ نمبر 8

آیت 18-22

معرکہ خیر و شر کا آغاز دورانِ مہلت ابلیسی پروگرام

ابلیس کو حکم دیا گیا نکل جائو جو تیری پیروی کریں گے ان سے لازماً جہنم بھر دونگا۔

آدمؑ سے کہا گیا تم اور تمہاری بیوی جنت میں ٹھہریں گے، اس درخت کے قریب نہ جانا۔

شیطان نے سیدنا آدمؑ کو بہکایا تا کہ شرمگاہیں کھلوا دے

آدم عَلَیہِ السّلام اور ابلیس کے قصے سے یہ پتہ چلتا ہے کہ دنیا میں ہدایت اور گمراہی کا معرکہ تب شروع ہوتا ہے جب انسان کے اندر حسد اور تکبر کی آگ بھڑک اُٹھتی ہے یا انسان کے اندر یہ بات اُبھر آتی ہے: ﴿اَنَا خَیۡرٌ مِّنۡہُ﴾ میں اُس سے بہتر ہوں

ان جذبات سے مجبور ہو کر کوئی اپنے بھائی کی خوبی کا اعتراف کرنے کو تیار نہیں ہوتا یہی شیطان کے راستے کا مسافر بننا ہے

اللہ تعالیٰ نے آدم کو گناہ پر توبہ کی دعا سکھائی

﴿قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ۫ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ﴾

”ان دونوں نے کہا: ”اے ہمارے رب! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر آپ نے ہمیں معاف نہ کیا اور ہم پر رحم نہ کیا تو ہم ضرور نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے“ (23)

اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی ندامت کو دیکھتے ہوئے اُن کو توبہ کے الفاظ سکھا دیئے۔ وہ کتنا کریم ہے، اگر ہم بھی نادم ہوں گے اللہ تعالیٰ ہمیں بھی راستہ دے دے گا ان شاء اللہ تعالیٰ، دعا تو اُس نے سکھا دی ہے کیا سورۃ الطلاق میں رب العزت نے ارشاد نہیں فرمایا:

﴿وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا﴾

"اور جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے، اللہ تعالیٰ اُس کے نکلنے کا راستہ پیدا کر دیتا ہے"

(سورۃ الطلاق:2)

زمین پر اترنے کا حکم دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے دشمنی کو واضح کر دیا

﴿قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ﴾

”اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اتر جائو، تم ایک دوسرے کے دشمن ہو گے اور تمہارے لیے زمین میں ایک وقت تک ٹھہرنا اور کچھ سامان زندگی ہے“ (24)

زندگی، موت اور موت کے بعد کی زندگی زمین ہی کے سپرد ہے

﴿قَالَ فِيهَا تَحْيَوْنَ وَفِيهَا تَمُوتُونَ وَمِنْهَا تُخْرَجُونَ﴾

”اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اسی میں تم جیو گے اور اسی میں تم مرو گے اور اُسی میں سے تم نکالے جاؤ گے“ (25)

پارہ نمبر 8

رکوع نمبر 9

Dos

توبہ کرنا

(الاعراف:23)

پارہ نمبر 8
رکوع نمبر 9

Don'ts

تکبر کرنا (الاعراف:13)

دھوکے سے بُرائی پر مائل کرنا (الاعراف:22)

پارہ نمبر 8

رکوع نمبر 9

Commitment Points

☆ شیطان کے بہکاوے میں نہیں آنا۔ اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگنی ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ سے گناہوں پر توبہ کرنی ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

پارہ نمبر 8

رکوع نمبر 10

لباس انسانیت کی نشانی ہے

پارہ نمبر 8

Main points of Ruku 10

1. اللہ تعالیٰ نے لباس اتارا
2. شیطان کا فتنہ
3. بچاؤ کی تدبیر

پارہ نمبر 8

رکوع نمبر 10

اللہ تعالیٰ نے انسان کے اندر لباس کی طلب کو فطری طور پر الہام کیا ہے

﴿يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا ۭ وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ۙ ذٰلِكَ خَيْرٌ ۭ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ﴾

زندگی، موت اور موت کے بعد کی زندگی زمین ہی کے سپرد ہے

”اے اولادِ آدم! یقیناہم نے تم پر لباس اتارا ہے جو تمہاری شرم گاہوں کو چھپاتا ہے اور زینت ہے اور تقویٰ کا لباس ہی بہترین ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہے کہ لوگ سبق حاصل کریں“ (26)

پارہ نمبر 8

آیت 26

اللہ تعالیٰ نے لباس اتارا

لباس قابل شرم حصوں کو ڈھانپے

جسم کی حفاظت ہو۔

زینت کا زریعہ ہو۔

اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہے

بہترین لباس تقویٰ کا لباس ہے۔

پارہ نمبر 8

رکوع نمبر 10

شیطان کے فتنے سے بچو، کہیں وہ تمہارے بھی لباس نہ اتروادے

﴿يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ كَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا ۭ اِنَّهٗ يَرٰىكُمْ هُوَ وَقَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ۭ اِنَّا جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَاۗءَ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ﴾

شیطان کے فتنے سے بچو، کہیں وہ تمہارے بھی لباس نہ اتروادے

”اے اولادِ آدم! شیطان تمہیں ہر گز فتنے میں نہ ڈالے جیسا کہ اُس نے تمہارے والدین کو جنت سے نکلوا دیا تھا، وہ اُن دونوں کے لباس ان سے اتروا تا تھا تا کہ وہ اُن دونوں کو ایک دوسرے کی شرمگاہیں دکھا دے یقیناوہ اوراس کے ساتھی تمہیں ایسی جگہ سے دیکھتے ہیں جہاں سے تم انہیں نہیں دیکھتے، یقینا ہم نے شیطانوں کو اُن لوگوں کے لیے دوست بنا دیا ہے جو ایمان نہیں لاتے“ (27)

پارہ نمبر 8

آیت 27

شیطان کا فتنہ

عریانی

بے حیائی

خدا خوفی
کو نظر انداز کرنا

بے حیائی کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرنے میں جھوٹ بولتے ہیں

﴿وَاِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَيْهَآ اٰبَآءَنَا وَاللّٰهُ اَمَرَنَا بِهَا ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ ؕ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ﴾

بے حیائی کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرنے میں جھوٹ بولتے ہیں

”اور جب وہ کوئی بے حیائی کرتے ہیں تو کہتے ہیں: ”ہم نے اپنے باپ دادا کو اسی پر پایا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کا حکم دیا ہے، آپ کہہ دیں: ”یقیناً اللہ تعالیٰ بے حیائی کا حکم نہیں دیتا، کیا تم اللہ تعالیٰ پر وہ باتیں کہتے ہو جو تم جانتے نہیں؟“ (28)

اللہ تعالیٰ نے عبادات اور معاملات میں عدل کا حکم دیا ہے

﴿قُلْ اَمَرَ رَبِّیْ بِالْقِسْطِ ۫ وَاَقِیْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّادْعُوْهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ؕ كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ﴾

اللہ تعالیٰ نے عبادات اور معاملات میں عدل کا حکم دیا ہے

”آپ کہہ دیں: ”میرے رب نے انصاف کا حکم دیا ہے، اور ہر نماز کے وقت اپنا رخ سیدھا رکھو، اور دین کو اُس کے لیے خالص کر کے اُسی کو پکارو، جیسے اس نے تمہاری ابتدا کی، اسی طرح تم دوبارہ لوٹو گے“ (29)

اللہ تعالیٰ نے ایک گروہ کو ہدایت کی توفیق دی اور
دوسرے پر گمراہی کو چسپاں کر دیا

﴿فَرِيْقًا هَدٰى وَفَرِيْقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلٰلَةُ ؕ اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا
الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ﴾

اللہ تعالیٰ نے ایک گروہ کو ہدایت کی توفیق دی اور دوسرے پر گمراہی کو چسپاں کر دیا

”ایک گروہ کو اُس نے ہدایت دے دی ہے اور دوسرے گروہ پر گمراہی ثابت ہو چکی، یقیناً انہوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر شیطانوں کو دوست بنا رکھا ہے اور وہ سمجھ رہے ہیں کہ بلاشبہ وہی ہدایت پانے والے ہیں“ (30)

پارہ نمبر 8

رکوع نمبر 10

اللہ تعالیٰ نے ہر نماز کے وقت زینت اختیار کرنے اور
حد سے نہ گزرنے کا حکم دیا ہے

﴿يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا
وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ﴾

اللہ تعالیٰ نے ہر نماز کے وقت زینت اختیار کرنے اور حد سے نہ گزرنے کا حکم دیا ہے

”اے اولادِ آدم! ہر نماز کے وقت اپنی زینت اختیار کرو، اور کھائو اور پیو اور تم حد سے نہ گزرو، یقیناً اللہ تعالیٰ حد سے گزرنے والوں کو پسند نہیں کرتا“ (31)

﴿يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ﴾

”اے اولادِ آدم! ہر نماز کے وقت اپنی زینت اختیار کرو“

اس آیت میں زینت سے مراد ستر ڈھانپنا ہے، لباس کی صفائی بھی ہے
اے اولاد آدم! ہر فرض یا نفل نماز کے وقت اپنے ستر کو ڈھانپو

پارہ نمبر 8

آیت 29-31

بچاؤ کی تدبیر

1۔ ہر عبادت میں اپنا رخ ٹھیک رکھو۔

2۔ اللہ تعالیٰ کو پکارو۔

3۔ دین کو اس کے لیے خالص کرو۔

4۔ دوبارہ پیدا ہونے کو یاد رکھو

5۔ شیطان کو سرپرست نہ بنائو۔30

6۔ ہر عبادت کے موقع پر اپنی زینت اختیار کرو۔

7۔ کھاؤ پیو، اسراف نہ کرو۔

پارہ نمبر 8

رکوع نمبر 10

Dos

تقویٰ کو لباس بنانا (الاعراف:26)	لباس سے قابل شرم حصوں کو ڈھانپنا (الاعراف:26)	نصیحت حاصل کرنا (الاعراف:26)	انصاف کرنا (الاعراف:29)
ہر عبادت کے وقت اپنا رخ سیدھا رکھنا (الاعراف:29)	اللہ کو پکارنا (الاعراف:29)	دین کو اللہ کے لیے خالص کرنا (الاعراف:29)	عبادت کے وقت زینت اختیار کرنا (الاعراف:31)

پارہ نمبر 8
رکوع نمبر 10

Don'ts

شیطان کے فتنے میں مبتلا ہونا (الاعراف:27،30)	لباس اُتروانا (الاعراف:27)	شیطان کو دوست بنانا (الاعراف:27،30)
بے حیائی کے کام کرنا (الاعراف:28)	گمراہ ہونا (الاعراف:30)	اسراف کرنا (الاعراف:31)

پارہ نمبر 8

رکوع نمبر 10

Commitment Point

❖ عریانی اور بے حیائی سے بچنا ہے۔

ان شاء اللہ تعالیٰ

پارہ نمبر 8

رکوع نمبر 11

انسانیت کا اصلاحی پروگرام

پارہ نمبر 8

Main points of Ruku 11

1. پاک چیزوں کو ممنوع کرنے والا کون ہے
2. اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ اشیاء
3. قوموں کی مہلت
4. رسولوں کی آمد

کس نے رزق میں سے طیب چیزیں حرام کر دی ہیں؟

﴿ قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ
مِنَ الرِّزْقِ ۭ قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا
خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ
يَّعْلَمُوْنَ ﴾

کس نے رزق میں سے طیب چیزیں حرام کر دی ہیں؟

”آپ پوچھیں: ”کس نے اللہ تعالیٰ کی زینت کو حرام کر دیا اور پاکیزہ رزق کو جسے اس نے اپنے بندوں کے لیے نکالا ہے؟ آپ کہہ دیں: ”یہ چیزیں دنیا کی زندگی میں بھی اُن لوگوں کے لیے ہیں جو ایمان لائے اور قیامت کے دن وہ خالصتاً اُن ہی کے لیے ہوں گی، اس طرح ہم آیات کو کھول کر بیان کرتے ہیں اُن لوگوں کے لیے جو علم رکھتے ہیں“ (32)

پاک چیزوں کو ممنوع کرنے والا کون ہے؟

کس نے اللہ تعالیٰ کی زینت کو حرام کر دیا

کس نے اللہ تعالیٰ کی پاک چیزیں ممنوع کر دیں

پاک چیزیں دنیا میں بھی ایمان لانے والوں کے لیے ہیں

رب العزت نے واضح فرمایا کہ زینت کی چیزیں دنیا کی زندگی میں بھی اہل ایمان کے لئے ہیں۔ قیامت کے روز تو زینت پر خالصتاً اہل ایمان کا حق ہو گا۔

در حقیقت کافر اس لائق نہیں ہے کہ کوئی بھی نعمت اسے دی جائے اور کسی بھی نعمت سے منتفع ہو لیکن اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا بے حیثیت ہے اس لیے کافروں کو بھی دے دیتا ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”اگر دنیا کی وقعت اللہ تعالیٰ کے نزدیک مچھر کے پر کے برابر بھی ہوتی تو اللہ تعالیٰ کسی کافر کو اس میں سے ایک گھونٹ پانی بھی نہ پلاتا“

(ترمذی:2320)(انوار البیان:2/356)

اللہ تعالیٰ نے بڑے بڑے گناہ حرام کیے ہیں

﴿قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ
وَالْاِثْمَ وَالْبَغْیَ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ
یُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَی اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ﴾

اللہ تعالیٰ نے بڑے بڑے گناہ حرام کیے ہیں

”آپ کہہ دیں یقینا میرے رب نے بے حیائیوں کو حرام قرار دیا ہے جو اس سے ظاہر ہوں یا پوشیدہ اور گناہ کو اور ناحق ظلم کو اور یہ کہ تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرو جس کی اللہ تعالیٰ نے کوئی دلیل بھی نازل نہیں کی اور یہ کہ تم اللہ تعالیٰ پر وہ بات کرو جس کا تم علم ہی نہیں رکھتے“ (33)

اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ اشیاء

- بے حیائی کے کام، یعنی فواحش کھلے اور چھپے
- گناہ
- ناحق زیادتی
- شرک
- اللہ تعالیٰ پر ایسی بات کرو جس کا تم علم نہیں رکھتے

اللہ تعالیٰ نے ہر قوم کا زمین میں مقررہ وقت ہے

﴿وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ﴾

”اور ہر قوم کے لیے ایک وقت ہے، پھر جب اُن کا وقت آجاتا ہے، وہ نہ ایک گھڑی پیچھے ہٹ سکتے ہیں اور نہ آگے بڑھ سکتے ہیں“ (34)

قوموں کی مہلت

1

مدت مقرر ہے۔

2

جب مدت پوری آجائے گی تو نہ ایک گھڑی پیچھے ہٹا سکیں گے اور نہ آگے بڑھ سکیں گے

تقویٰ اختیار کر کے اصلاح کرنے والوں کے لیے خوش خبری

﴿يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ
عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ ۙ فَمَنِ اتَّقٰى وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ
وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾

تقویٰ اختیار کر کے اصلاح کرنے والوں کے لیے خوش خبری

”اے اولادِ آدم! اگر تمہارے پاس تم ہی میں سے رسول آئیں جو تمہیں میری آیات بیان کریں تو جس نے تقویٰ اختیار کیا اور اس نے اصلاح کر لی تو ان پر نہ کوئی خوف ہو گا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے“ (35)

آیات کو جھٹلانے اور تکبر کرنے والوں کا انجام

﴿وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ﴾

”اور جن لوگوں نے میری آیات کو جھٹلایا اور اُن سے تکبر کیا، وہی لوگ آگ والے ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں“ (36)

اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلانے والے موت کے وقت اپنے معبودوں کو گم پائیں گے

﴿فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰیٰتِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ یَنَالُهُمْ
نَصِیْبُهُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ ؕ حَتّٰۤی اِذَا جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا یَتَوَفَّوْنَهُمْ ۙ قَالُوْۤا اَیْنَ مَا
كُنْتُمْ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا وَشَهِدُوْا عَلٰۤی اَنْفُسِهِمْ
اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِیْنَ﴾

اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلانے والے موت کے وقت اپنے معبودوں کو گم پائیں گے

”پھر اس شخص سے بڑا ظالم اور کون ہے جس نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھا یا اس کی آیات کو جھٹلایا؟ یہی لوگ ہیں جن کو لکھے ہوئے میں سے اُن کا حصہ اُنہیں ملے گا، یہاں تک کہ جب ہمارے فرشتے ان کے پاس آکر اُنہیں وفات دیں گے تو وہ پوچھیں گے: ”کہاں ہیں وہ جنہیں تم اللہ تعالیٰ کے سوا پکارا کرتے تھے؟“ وہ کہیں گے: ”سب ہم سے گم ہو گئے“ اور وہ اپنے آپ پر گواہی دیں گے کہ بلاشبہ وہی کافر تھے“ (37)

رسولوں کی آمد

اصلاح کے لیے آیات سنائیں گے۔

جو ڈر گیا اصلاح کر لی ان کو خوف ہو گا نہ غمگین ہوں گے۔

جو سرکشی کریں گے وہ اہل دوزخ ہونگے۔

1۔ فرشتوں کے جان نکالتے ہوئے گواہی دیں گے کہ وہ انکار کرنے والے تھے

2۔ آگ کا دوہرا عذاب ہو گا

3۔ حکم ہو گا داخل ہو جاؤ آگ میں

جہنم میں لوگ اپنے لیڈروں کے بارے میں دوگنے عذاب کا مطالبہ کریں گے

﴿قَالَ ادْخُلُوْا فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ
فِي النَّارِ ؕ كُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ لَّعَنَتْ اُخْتَهَا ؕ حَتّٰٓى اِذَا ادَّارَكُوْا فِيْهَا جَمِيْعًا ۙ
قَالَتْ اُخْرٰىهُمْ لِاُوْلٰىهُمْ رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ اَضَلُّوْنَا فَاٰتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ
النَّارِ ؕ قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ﴾

جہنم میں لوگ اپنے لیڈروں کے بارے میں دوگنے عذاب کا مطالبہ کریں گے

”اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ”آگ میں داخل ہو جاؤ جنوں اور انسانوں کے گروہوں کے ساتھ جو تم سے پہلے گزر چکے۔“ جب بھی کوئی جماعت داخل ہو گی وہ اپنی ساتھی جماعت پر لعنت کرے گی یہاں تک کہ جب وہ سب اُس میں آملیں گی تو اُن کی پچھلی اپنے سے پہلی جماعت کے بارے میں کہے گی: ”اے ہمارے رب! یہی لوگ ہیں جنہوں نے ہمیں گمراہ کیا چنانچہ آپ انہیں آگ کا دوگنا عذاب دیں،“ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: ”ہر ایک کے لئے دوگنا ہے اور لیکن تم نہیں جانتے“ (38)

لیڈر اعلان کریں گے: ہم گمراہی میں برابر اور عذاب میں حاضر ہیں

﴿وَقَالَتْ اُوْلٰىهُمْ لِاُخْرٰىهُمْ فَمَا كَانَ لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ﴾

”اوران کی پہلی جماعت اپنی پچھلی کے لئے کہے گی: ”پھر تمہیں بھی ہم پر کوئی فضیلت حاصل نہیں تھی تو تم عذاب کا مزہ چکھو، جس کے بدلے میں جو تم کماتے تھے“ (39)

پارہ نمبر 8
رکوع نمبر 11

Dos

آیات کا علم رکھنا (الاعراف:32)	اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنا (الاعراف:35)	اصلاح کرنا (الاعراف:35)

پارہ نمبر 8

رکوع نمبر 11

Don'ts

اللہ کی زینت کو حرام کرنا (الاعراف:32)	بے حیائی کے کام کرنا (الاعراف:33)	اللہ کے ساتھ شریک کرنا (الاعراف:33)	اللہ پر علم کے بغیر باتیں کرنا (الاعراف:33)
آیات کو جھٹلانا (الاعراف:36،37)	تکبر کرنا (الاعراف:36)	اللہ پر بہتان باندھنا (الاعراف:37)	انکار کرنا (الاعراف:37)
دوسروں کو گمراہ کرنا (الاعراف:38)			

Commitment Point

❖☆ بے حیائی، گناہ اور حق کے خلاف زیادتی، شرک اور اللہ تعالیٰ پر بہتان لگانے سے بچنا ہے۔
❖ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

پارہ نمبر 8

رکوع نمبر 12

انسانیت کا مستقبل

پارہ نمبر 8

Main points of Ruku 12

1. جھٹلانے والوں کا انجام
2. ماننے والوں کا انجام
3. اہل جنت اور اہل دوزخ کا مکالمہ
4. اصحاب اعراف

جھٹلانے اور تکبر کرنے والوں کے لیے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے

﴿اِنَّ الَّذِیۡنَ کَذَّبُوۡا بِاٰیٰتِنَا وَاسۡتَکۡبَرُوۡا عَنۡہَا لَا تُفَتَّحُ لَہُمۡ اَبۡوَابُ السَّمَآءِ وَلَا یَدۡخُلُوۡنَ الۡجَنَّۃَ حَتّٰی یَلِجَ الۡجَمَلُ فِیۡ سَمِّ الۡخِیَاطِ ؕ وَ کَذٰلِکَ نَجۡزِی الۡمُجۡرِمِیۡنَ﴾

جھٹلانے اور تکبر کرنے والوں کے لیے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے

”یقیناً جن لوگوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا اور ان سے تکبر کیا ان کے لیے نہ آسمان کے دروازے کھولے جائیں گے اور نہ وہ جنت میں داخل ہوں گے یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں داخل ہو جائے اور ہم مجرموں کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں“ (40)

﴿وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا﴾

”اور ان سے تکبر کیا“

آیات سے تکبر وہ کرتا ہے جو آیات کے مقابلے میں اپنی رائے کو ترجیح دیتا ہے اور کہتا ہے کہ ٹھیک ہے اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا لیکن ہم سے تو یہ کام نہیں ہو سکتا یہ تکبر ہے

مثال

کوئی خاتون حجاب کے بارے میں کہے کہ ٹھیک ہے اللہ تعالیٰ کا حکم تو ہے لیکن مجھے سمجھ نہیں آتی، مجھے پسند نہیں ہے، سر ڈھانپنا اچھا نہیں لگتا یا بدن ڈھانپنا اچھا نہیں لگتا یا چہرہ ڈھانپنا اچھا نہیں لگتا اسی طرح سے آپ جانتے ہیں کہ ہماری سوسائٹی میں شراب کتنی عام ہو گئی شراب کے بارے میں حکم پر کس قدر غلط comments دیئے جاتے ہیں حالانکہ سب جانتے ہیں کہ اس کے کس قدر نقصانات ہیں تو وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی آیات سے تکبر کرتے ہیں جو اپنی بات کو اللہ تعالیٰ کی بات کے مقابلے میں زیادہ وقعت دیتے ہیں، value دیتے ہیں

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

فرشتے کافر کی روح آسمان پر لے کر چڑھتے ہیں راستے میں فرشتوں کی جو جماعت ملتی ہے، وہ پوچھتی ہے: یہ گندی روح کس کی ہے؟ لے جانے والے فرشتے جواب دیتے ہیں: یہ روح فلاں بن فلاں کی ہے۔ آخر کار فرشتے اسے آسمان کے دروازے تک لے جاتے ہیں پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی" (ابن ماجہ)

مجرموں کے لیے آگ کا بچھونا اور اسی کا اوڑھنا ہو گا

﴿لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ۚ
وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ﴾

”ان کے لیے جہنم کا بچھونا ہے اور ان کے اوپر اسی کا اوڑھنا
ہے اور ہم ظالموں کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں“ (41)

آیات کو جھٹلانے، تکبر کرنے والوں کے لیے آسمان کے دروازے نہ کھولے جائیں گے

جھٹلانے والوں کا انجام

- وہ جنت میں داخل نہ ہو نگیں
- جہنم ہی اوڑھنا بچھونا ہو گی۔
- ظالموں کو ایسا ہی بدلا ملا کرتا ہے

اطاعت گزاروں کی جزا

﴿وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَآ ۚ
اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ﴾

”اور جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے نیکیاں کی ہیں، ہم کسی کو تکلیف نہیں دیتے مگر اُس کی طاقت کے مطابق، یہی لوگ جنت والے ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں“ (42)

اہل جنت اعتراف کریں گے کہ اگر اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت نہ دیتا تو ہم کبھی بھی ہدایت نہ پاتے

﴿وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِّنْ غِلٍّ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمُ الْأَنْهٰرُ ۚ وَقَالُوا
الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هَدٰىنَا لِهٰذَا ۖ وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَآ أَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ۚ
لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۖ وَنُودُوٓا أَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ أُورِثْتُمُوهَا
بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ﴾

اہل جنت اعتراف کریں گے کہ اگر اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت نہ دیتا تو ہم کبھی بھی ہدایت نہ پاتے

”اور ہم ان کے سینوں سے ہر قسم کا کینہ نکال دیں گے، اُن کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ کہیں گے: ”(الحمدللہ) سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے، ہمیں اللہ تعالیٰ ہی نے اس کے لئے ہدایت دی اور اگر اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت نہ دیتا تو ہم کبھی بھی ہدایت نہ پاتے، بلاشبہ یقیناً ہمارے رب کے رسول یقیناً حق ہی لائے تھے“ اور وہ پُکارے جائیں گے: ”یہ جنت کہ جس کے تم وارث بنائے گئے ہو، اس کا بدلہ ہے جو تم عمل کرتے تھے“ (43)

ماننے والوں کا انجام

- ایمان لا کر جن لوگوں نے نیک اعمال کئے وہ ہمیشہ جنت میں رہیں گے
- ان کے سینوں سے ہر خلش نکال دی جائے گی
- ان کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی
- وہ اعتراف کریں گے
  - تعریف اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے رسول حق لے کر آئے
  - اگر اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت نہ دیتا تو ہم ہدایت پانے والے نہ تھے
- جنت کے وارث بنا دیئے گئے اس وجہ سے کہ جو کام تم کرتے تھے

جنت والے دوزخ والوں سے رب کے وعدے کو سچا پانے کا سوال کریں گے

﴿وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ اَنْ قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا
فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ؕ قَالُوْا نَعَمْ ۚ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ بَيْنَهُمْ
اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ﴾

جنت والے دوزخ والوں سے رب کے وعدے کو سچا پانے کا سوال کریں گے

”اور جنت والے آگ والوں کو پُکاریں گے کہ ”جو وعدہ ہمارے رب نے ہم سے کیا تھا یقیناً ہم نے اس کو سچا پایا پھر کیا تم نے بھی اس وعدے کو سچا پایا جو تمہارے رب نے تم سے کیا تھا؟“ وہ کہیں گے: ”ہاں!“ پھر ایک پُکارنے والا اُن کے درمیان میں پُکارے گا کہ ظالموں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے!“ (44)

اللہ تعالیٰ کی لعنت کے مستحق ہونے والے ظالموں کے اوصاف

﴿الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ كٰفِرُوْنَ﴾

”جو اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکتے تھے اور وہ اس میں کجی تلاش کرتے تھے اور وہی آخرت کا انکار کرنے والے“ (45)

پارہ نمبر 8

رکوع نمبر 12

مقام اعراف پر لوگ، اہل جنت اور اہل جہنم کو ان کی علامات کے ذریعے پہچانیں گے

﴿وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ ۚ وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُونَ كُلًّا
بِسِيمَاهُمْ ۚ وَنَادَوْا أَصْحَابَ الْجَنَّةِ أَنْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ ۖ لَمْ
يَدْخُلُوهَا وَهُمْ يَطْمَعُونَ﴾

مقام اعراف پر لوگ، اہل جنت اور اہل جہنم کو ان کی علامات کے ذریعے پہچانیں گے

”اور اُن دونوں کے درمیان ایک پردہ ہو گا اور بلندیوں (اعراف) پر کچھ مرد ہوں گے جو ہر ایک کو ان کی خاص علامتوں ہی سے پہچان جائیں گے اور وہ جنت والوں کو پکار کر کہیں گے کہ تم پر سلامتی ہو! وہ ابھی تک جنت میں داخل نہیں ہوئے ہوں گے اور وہ طمع رکھتے ہوں گے“ (46)

مقام اعراف پر سے اہل جہنم کو دیکھ کر لوگ اللہ کی پناہ مانگیں گے

﴿وَاِذَا صُرِفَتْ اَبْصَارُهُمْ تِلْقَآءَ اَصْحٰبِ النَّارِ ۙ قَالُوْا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ﴾

”اور جب اُن کی نگاہیں آگ والوں کی جانب پھیر دی جائیں گی، وہ کہیں گے: ”اے ہمارے رب! ہمیں اِن ظالم لوگوں کے ساتھ نہ کرنا“

| Nighat Hashmi| AL NOOR International | www.nighathashmi.com | www.alnoorpk.com

پارہ نمبر 8

رکوع نمبر 12

اصحاب اعراف

ان کے چہروں کی علامات سے پہچانیں گے

جنت کے امیدوار ہونگے

اہل جنت کو سلام کریں گے

اہل دوزخ کی طرف نظر ڈالیں گے تو کہیں گے اے ہمارے رب! ہمیں ظالم لوگوں کے ساتھ شامل نہ کرنا

پارہ نمبر 8
رکوع نمبر 12

Dos

ایمان لانا (الاعراف:42)	نیک عمل کرنا (الاعراف:42)	ہدایت یافتہ ہونا (الاعراف:43)

پارہ نمبر 8
رکوع نمبر 12

Don'ts

آیات کو جھٹلانا (الاعراف:40)	تکبر کرنا (الاعراف:40)	ظلم کرنا (الاعراف:41)
اللہ کی راہ سے روکنا (الاعراف:45)	اللہ کے راستے کو ٹیڑھا کرنا (الاعراف:45)	آخرت کا انکار کرنا (الاعراف:45)

پارہ نمبر 8

رکوع نمبر 12

Commitment Point

❖ اللہ تعالیٰ سے جنت میں گھر بنانے کے لیے ہدایت کی دعا کرنی ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

پارہ نمبر 8

رکوع نمبر 13

جنت و دوزخ کے مناظر اور دنیا کی جھلک

پارہ نمبر 8

Main points of Ruku 13

1. اصحاب اعراف
2. آخرت کی تیاری کے لیے نزول کتاب
3. اہل جنت کا جواب
4. اہل دوزخ کی پکار
5. انجام سامنے آنے پر خود فراموشوں کا رویہ

اصحابِ اعراف اہلِ جنت اور اہلِ دوزخ کو پہچان لیں گے

﴿وَنَادٰٓی اَصۡحٰبُ الۡاَعۡرَافِ رِجَالًا یَّعۡرِفُوۡنَهُمۡ بِسِیۡمٰهُمۡ قَالُوۡا مَاۤ اَغۡنٰی عَنۡکُمۡ جَمۡعُکُمۡ وَمَا کُنۡتُمۡ تَسۡتَکۡبِرُوۡنَ﴾

”اور بلندیوں والے کچھ مَردوں کو پکاریں گے جنہیں وہ اُن کی نشانیوں سے ہی پہچانتے ہوں گے، وہ کہیں گے کہ تمہارا گروہ تمہارے کام نہ آیا اور نہ وہ جو تم بڑے بنتے تھے“ (48)

اصحاب اعراف دوزخ والوں سے کامیاب اور ناکام ہونے والوں کے بارے میں سوال کریں گے

﴿اَهٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ ؕ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ﴾

”کیا یہ وہی لوگ ہیں جن کے بارے میں تم نے قسمیں کھائیں تھیں کہ اُنہیں اللہ تعالیٰ کوئی رحمت نہ پہنچائے گا، جنت میں داخل ہو تم پر نہ کچھ خوف ہو گا اور نہ تم غمگین ہو گے“

| Nighat Hashmi| AL NOOR International | www.nighathashmi.com | www.alnoorpk.com

اصحاب اعراف

دوزخ کی بڑی شخصیات کو چہروں کی علامات سے پہچان لیں گے۔ دوزخ کی نامور شخصیات سے کہیں گے۔

تمہارے جتھے کام نہ آئے، نہ سازوسامان

کیا اہل جنت کے بارے میں قسمیں نہ کھاتے تھے کہ ان کو کبھی اللہ تعالیٰ کی رحمت نہ پہنچی گی۔

اہل دوزخ بھوک پیاس سے بے تاب ہو کر اہل جنت کو مدد کے لیے پکاریں گے

﴿وَنَادٰٓی اَصۡحٰبُ النَّارِ اَصۡحٰبَ الۡجَنَّۃِ اَنۡ اَفِیۡضُوۡا عَلَیۡنَا مِنَ الۡمَآءِ اَوۡ مِمَّا رَزَقَکُمُ اللّٰہُ ؕ قَالُوۡۤا اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَہُمَا عَلَی الۡکٰفِرِیۡنَ﴾

”اور دوزخ والے جنت والوں کو پکاریں گے کہ ہم پر کچھ پانی بہادو یا اس میں سے جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں رزق دیا ہے۔ وہ جواب دیں گے: ”یقیناً اللہ تعالیٰ نے یہ دونوں چیزیں کافروں پر حرام کر دی ہیں“ (50)

اہل دوزخ کی پکار

کچھ تھوڑا سا پانی ہم پر بہادو

جو رزق اللہ تعالیٰ نے دیا ہے اسی میں سے کچھ پھینک دو

دین کو دل لگی اور کھیل بنانے والوں کو اللہ تعالیٰ بھلا دیں گے

﴿الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَهْوًا وَّلَعِبًا وَّغَرَّتْهُمُ
الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ نَنْسٰىهُمْ كَمَا نَسُوْا
لِقَآءَ يَوْمِهِمْ هٰذَا ۙ وَمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ﴾

دین کو دل لگی اور کھیل بنانے والوں کو اللہ تعالیٰ بھلا دیں گے

”جن لوگوں نے اپنے دین کو دل لگی اور کھیل بنایا تھا اور دنیا کی زندگی نے انہیں دھوکے میں ڈال رکھا تھا تو آج ہم بھی انہیں بھلائے دیتے ہیں جیسا کہ انہوں نے اپنے اس دن کی ملاقات کو بھلا دیا تھا اور جیسا کہ وہ ہماری آیات کا انکار کیا کرتے تھے“ (51)

پارہ نمبر 8

رکوع نمبر 13

اہل جنت کا جواب

- اللہ نے دوزخ والوں کے لیے یہ چیزیں حرام کر دیں
- دوزخ والوں نے اپنے دین کو کھیل اور تفریح بنالیا تھا
- دوزخ والوں کو دنیا کی زندگی نے دھوکے میں ڈال دیا
- یہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو بھولے رہے، اللہ تعالیٰ نے انہیں بھلا دیا
- دوزخ والے اللہ تعالیٰ کی آیات کا انکار کرتے رہے

قرآن کے ذریعے ہدایت واضح ہو جاتی ہے تو مومن اللہ تعالیٰ کی رحمت کے مستحق ہو جاتے ہیں

﴿وَلَقَدْ جِئْنٰهُمْ بِكِتٰبٍ فَصَّلْنٰهُ عَلٰى عِلْمٍ هُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ﴾

”اور بلاشبہ ہم ان لوگوں کے پاس یقیناً ایک ایسی کتاب لائے ہیں جس کو ہم نے علم کی بنیاد پر مفصل بنایا ہے اور ان لوگوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے جو ایمان رکھتے ہیں“ (52)

قیامت کے دن مجرموں کا اعتراف اور مطالبہ

﴿هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا تَاْوِيْلَهٗ ؕ يَوْمَ يَاْتِيْ تَاْوِيْلُهٗ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ نَسُوْهُ مِنْ
قَبْلُ قَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۚ فَهَلْ لَّنَا مِنْ شُفَعَآءَ فَيَشْفَعُوْا
لَنَآ اَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ ؕ قَدْ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ
عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ﴾

قیامت کے دن مجرموں کا اعتراف اور مطالبہ

”نہیں وہ انتظار کرتے مگر اس کے انجام کا جس دن اس کا انجام آجائے گا، جن لوگوں نے اس سے پہلے ہی اُسے بھلا دیا تھا وہ بول اٹھیں گے کہ ہمارے رب کے رسول یقیناً حق لائے تھے تو کیا اب ہمارے کچھ سفارشی ہیں جو ہمارے لیے سفارش کریں؟ یا ہم واپس بھیج دیئے جائیں تو ہم اس سے مختلف عمل کریں جو ہم کیا کرتے تھے یقیناً انہوں نے اپنی جانوں کو ہی خسارے میں ڈالا اور اُن سے گم ہو گیا جو جھوٹ وہ گھڑا کرتے تھے“ (53)

آخرت کی تیاری کے لیے نزول کتاب

1. اللہ تعالیٰ نے فرمایا کتاب لے آئے ہیں

2. علم کی بناء پر مفصل بنایا ہے

3. ایمان لانے والوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے

4. کیا یہ لوگ اس انجام کا انتظار کر رہے ہیں جس کی خبر کتاب دے رہی ہے

انجام سامنے آنے پر خود فراموشوں کا رویہ

1. واقعی رب کے رسول حق لے کر آئے تھے۔
2. کیا ہمارے لیے کچھ سفارشی ہیں
3. ہمیں دنیا میں واپس بھیجا جائے
4. ہم دنیا میں جو کچھ کرتے رہے تھے اس سے مختلف عمل کریں
5. سارے جھوٹ گم ہو جائیں گے

پارہ نمبر 8
رکوع نمبر 13

Dos

ایمان لانا (الاعراف:52)

کتاب کی ہدایت اور رحمت سے فائدہ اُٹھانا (الاعراف:52)

پارہ نمبر 8

رکوع نمبر 13

Don'ts

اپنے دین کو کھیل اور تفریح بنانا (الاعراف:51)

دنیا کی زندگی کے دھوکے میں مبتلا ہونا (الاعراف:51)

آخرت کی ملاقات کو بھولنا (الاعراف:51)

اللہ کی آیات کا انکار کرنا (الاعراف:51)

جھوٹ گھڑنا (الاعراف:53)

پارہ نمبر 8

رکوع نمبر 13

Commitment Point

- اپنے دین کو کھیل اور تفریح نہیں بنانا۔
- کتاب کا کام کرنا ہے۔

ان شا اللہ تعالیٰ

پارہ نمبر 8

رکوع نمبر 14

کائنات رب کی مطیع ہے

پارہ نمبر 8

Main points of Ruku 14

1. اللہ ہمارا رب ہے
2. انسان کے لیے حکم ربی

پارہ نمبر 8

رکوع نمبر 14

اللہ تعالیٰ ہی زمین و آسمان کا خالق ہے، مخلوق کا اور اپنے امر کا مالک ہے

﴿اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ
اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ ۟ یُغْشِی الَّیْلَ النَّهَارَ یَطْلُبُهٗ حَثِیْثًا ۙ
وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ ؕ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ
وَالْاَمْرُ ؕ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ﴾

اللہ تعالیٰ ہی زمین و آسمان کا خالق ہے، مخلوق کا اور اپنے امر کا مالک ہے

”بلاشبہ تمہارا رب وہی اللہ تعالیٰ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا پھر وہ عرش پر بلند ہوا، وہ رات کو دن پر اوڑھاتا ہے وہ تیزی سے اس کے پیچھے چلا آتا ہے اور سورج، چاند اور ستارے سب اس کے حکم کے تابع کیے ہوئے ہیں، سن لو! پیدا کرنا اور حکم دینا اسی کا کام ہے، اللہ تعالیٰ بڑی برکت والا ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے“ (54)

اللہ ہمارا رب ہے

- آسمان اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا
- پھر اپنے عرش پر جلوہ نما ہو
- رات کو دن اوڑھاتا ہے
- دن اس کا سرگرمی سے تعاقب کرتا ہے
- سورج، چاند اور تارے سب اس کے لیے مسخر
- اسی کی تخلیق ہے اسی کا حکم ہے
- بڑی برکت والا ہے
- ساری کائنات کا رب اور پروردگار

اللہ ہمارا رب ہے

- ہوائوں کو کسی مردہ زمین کی طرف ہانک دیتا ہے
- بارش سے مردہ زمین سے ہر قسم کے پھل نکالتا ہے
- اللہ ہی مردوں کو حالت موت سے نکالے گا
- دن اس کا سر رب کے حکم سے اچھی زمین خوب پیداوار لاتی ہے گرمی سے تعاقب کرتا ہے
- یہ ساری نشانیاں مختلف پہلوئوں سے دکھاتے ہیں تاکہ لوگ شکر گزار بنیں
- حد سے گزرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔
- اللہ کی رحمت نیک کردار لوگوں کے قریب ہے۔

اپنے رب سے گڑگڑا کر اور چپکے چپکے دعائیں کرلیں

﴿اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ﴾

”تم اپنے رب کو گڑگڑا کر اور چپکے چپکے سے پکارو، یقیناوہ حد سے گزرنے والوں سے محبت نہیں کرتا“ (55)

انسان کے لیے حکم ربی

- اپنے رب کو پکارو گڑگڑاتے ہوئے چپکے چپکے
- حد سے نہ گزرو
- فساد نہ کرو
- اللہ تعالیٰ کو خوف اور طمع کے ساتھ پکار

سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں

ایک مرتبہ تکبیر و تہلیل کے دوران میں ہماری آوازیں بلند ہوئیں تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”لوگو! اطمینان اور سکون اختیار کرو کہ تم نہ کسی بہرے کو پکارتے ہو اور نہ کسی غائب کو، بلکہ جسے تم کو پکارتے ہو بے شک وہ سننے والا بھی ہے اور قریب بھی۔“

(بخاری:2992، مسلم:6862)

زمین میں فساد نہ کرو، خوف اور طمع کے ساتھ رب سے دعائیں کرو

﴿وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ؕ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ﴾

”اور زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد نہ کرو اور خوف کے ساتھ اور طمع کے ساتھ اُسی کو پکارو یقیناً اللہ تعالیٰ کی رحمت نیکی کرنے والوں کے قریب ہے“ (56)

اللہ تعالیٰ مردوں کو زندہ کریں گے جیسے بارش سے زمین زندہ ہوتی ہے

﴿وَهُوَ الَّذِیْ یُرْسِلُ الرِّیٰحَ بُشْرًۢا بَیْنَ یَدَیْ رَحْمَتِهٖ ؕ حَتّٰۤی اِذَاۤ اَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنٰهُ لِبَلَدٍ مَّیِّتٍ فَاَنْزَلْنَا بِهِ الْمَآءَ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ كَذٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتٰی لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ﴾

اللہ تعالیٰ مردوں کو زندہ کریں گے جیسے بارش سے زمین زندہ ہوتی ہے

”اور وہی ہے جو ہواؤں کو اپنی رحمت سے آگے آگے خوش خبری بنا کر بھیجتا ہے حتیٰ کہ جب وہ بھاری بادل اُٹھا لیتی ہیں، ہم اُسے کسی مردہ زمین کی طرف ہانک دیتے ہیں پھر ہم اس سے پانی اُتارتے ہیں پھر اس سے ہر قسم کے کچھ پھل نکالتے ہیں، اسی طرح ہم مردوں کو نکالیں گے تاکہ تم نصیحت قبول کرو“ (57)

اللہ تعالیٰ نے کافر اور مومن کا حال بیان کیا ہے

﴿وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ نَبَاتُهٗ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ۚ وَالَّذِيْ خَبُثَ لَا يَخْرُجُ اِلَّا نَكِدًا ؕ كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّشْكُرُوْنَ﴾

”اور پاکیزہ شہر کی پیداوار اس کے رب کے حکم سے نکلتی ہے اور جو خراب ہے اس سے ناقص پیداوار نکلتی ہے۔ اسی طرح دلائل کو ہم بار بار بیان کرتے ہیں اُن لوگوں کے لیے جو شکر ادا کرتے ہیں“ (58)

قتادہ رحمہ اللہ کہتے ہیں

مومن قرآن کریم سن کر اسے یاد کرتا ہے اور اس کے معانی کو اپنے دل میں جگہ دیتا ہے اور اس سے مستفید ہوتا ہے، اس زرخیز زمین کی مانند جس میں بارش ہونے کے بعد پودے اگتے ہیں لیکن کافر کی حالت اس کے برعکس ہوتی ہے

(تیسیر الرحمن: 1/472)

پارہ نمبر 8

رکوع نمبر 14

Commitment Point

❖ رب کو گڑگڑا کر پکارنا سیکھنا ہے،
ان شاء اللہ تعالیٰ۔

پارہ نمبر 8
رکوع نمبر 14

Dos

اپنے رب کو گڑگڑا کر یاد کرنا اور چپکے چپکے پکارنا (الاعراف:55)	اللہ کو خوف اور طمع کے ساتھ پکارنا (الاعراف:56)	شکر ادا کرنا (الاعراف:58)

پارہ نمبر 8
رکوع نمبر 14

Don'ts

حد سے گزرنا (الاعراف:55)	زمین میں فساد کرنا (الاعراف:56)

رکوع نمبر 15

قافلہء اہل ایمان اور سالار قافلہ سیدنا نوح علیہ السلام

پارہ نمبر 8

Main points of Ruku 15

1. دعوت
2. قوم کا جواب سیدنا نوحؑ کی وضاحت
3. اللہ تعالیٰ کا فیصلہ

سیدنا نوح نے اپنی قوم کو توحید کی دعوت دی

﴿لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِهٖ فَقَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ اِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَیْكُمْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ﴾

”بلاشبہ یقیناہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا ’تو اس نے کہا“ اے میری قوم صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اُس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں، یقینا میں تم پر ایک بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں“ (59)

سیدنا نوح کی قوم کے سرداروں کا بدترین جواب کہ تم کھلی گمراہی میں مبتلا ہو

﴿قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ﴾

”اس کی قوم میں سے سرداروں نے جواب دیا: ”بلاشبہ ہم آپ کو یقینا کھلی گمراہی میں دیکھتے ہیں“ (60)

سیدنا نوح کی یقین دہانی کہ وہ جہانوں کے رب کی طرف سے رسول ہیں

﴿قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ ضَلٰلَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾

”نوح نے کہا: ”اے میری قوم! مجھ میں کوئی گمراہی نہیں ہے بلکہ میں جہانوں کے رب کی طرف سے رسول ہوں“ (61)

سیدنا نوح نے قوم کو بتایا کہ وہ اپنی ذمہ داری خیر خواہی
کے ساتھ پیغامات پہنچا کر ادا کرتے ہیں

﴿اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّیْ وَاَنْصَحُ لَكُمْ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ﴾

”میں تمہیں اپنے رب کے پیغامات پہنچاتا ہوں اور میں تمہارے لیے
خیر خواہی کرتا ہوں اور میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ کچھ جانتا ہوں
جو تم نہیں جانتے ہو“ (62)

پارہ نمبر 8

رکوع نمبر 15

آیت: 59-63

قوم کا جواب سیدنا نوحؑ کی وضاحت

قوم کا جواب

تم کھلی گمراہی میں مبتلا ہو

نوحؑ کا جواب

- میں کسی گمراہی میں نہیں پڑا
- ساری کائنات کے رب کی طرف سے رسول ہوں
- تمہیں اپنے رب کے پیغامات پہنچاتا ہوں
- تمہاری خیر خواہی کرتا ہوں
- میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے

کیا یہ قابل تعجب بات ہے کہ تمہارے رب کی طرف سے
ایک نصیحت تم میں سے ایک آدمی پر آئی ہے؟

﴿اَوَ عَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ وَلِتَتَّقُوْا وَلَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ﴾

”اور کیا تم اس بات پر تعجب کرتے ہو کہ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک نصیحت تم میں سے ایک آدمی پر آئی ہے کہ وہ تمہیں خبردار کر دے تاکہ تم بچ جاؤ اور تاکہ تم پر رحم کیا جائے“ (63)

اللہ تعالیٰ نے سیدنا نوح کے ساتھیوں کو بچالیا اور آیات کو جھٹلانے والوں کو ڈبو دیا

﴿فَكَذَّبُوْهُ فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ فِي الْفُلْكِ وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا عَمِيْنَ﴾

”پھر انہوں نے اسے جھٹلا دیا، تو ہم نے اُس کو ایک کشتی میں نجات دی اور ان لوگوں کو جو اس کے ساتھ تھے اور جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا ان کو ہم نے ڈبو دیا، یقیناوہ اندھے لوگ تھے“ (64)

پارہ نمبر 8
رکوع نمبر 15

آیت: 59-63

قوم کا جواب سیدنا نوحؑ کی وضاحت

نوحؑ کا جواب

کیا تمہیں اس بات پر حیرت ہوئی تمہارے پاس
تمہاری قوم کے آدمی کے ذریعے سے نصیحت آئی

- تاکہ تمہیں خبردار کرے
- تم غلط روی سے بچ جاؤ
- تم پر رحم کیا جائے

نتیجہ

قوم نے جھٹلا دیا

پارہ نمبر 8

رکوع نمبر 15

آیت:64

اللہ تعالیٰ کا فیصلہ

سیدنا نوحؑ کو اور ان کے ساتھیوں کو ایک کشتی میں نجات دی

ان اندھوں کو ڈبو دیا جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلایا تھا

پارہ نمبر 8
رکوع نمبر 15

Dos

اللہ کی عبادت کرنا (الاعراف:59)	اللہ کی طرف دعوت دینا (الاعراف:59،62)	رب کے پیغامات پہنچانا (الاعراف:62)
خیر خواہی کرنا (الاعراف:62)	تقویٰ اختیار کرنا (الاعراف:63)	

پارہ نمبر 8
رکوع نمبر 15

Don'ts

حق پرستوں کو کھلی گمراہی میں دیکھنا (الاعراف:60)

رسولوں کو جھٹلانا (الاعراف:64)

پارہ نمبر 8

رکوع نمبر 15

Commitment Point

❖ قافلہء ایمان میں شامل ہونا ہے۔

❖ انسانیت کو رب کے راستے کی طرف ہمیشہ دعوت دینا ہے۔

❖ آج سے میں نے دعوت کے کام کا آغاز کرنا ہے،
ان شاء اللہ تعالیٰ۔

پارہ نمبر 8

رکوع نمبر 16

قافلہء اہل ایمان سالار قافلہ سیدنا ہود علیہ السلام

Main points of Ruku 16

1. دعوت
2. قوم کا اور ہودؑ کا جواب
3. اللہ تعالیٰ کا فیصلہ

اللہ تعالیٰ نے سیدنا نوحؑ کے ساتھیوں کو بچالیا اور آیات کو جھٹلانے والوں کو ڈبو دیا

﴿وَاِلٰی عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ؕ قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ﴾

”اور عاد کی طرف اُن کے بھائی ہود کو بھیجا، اس نے کہا: ”اے میری قوم! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، اُس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں تو کیا تم نہیں ڈرتے؟“ (65)

دعوت

قوم عاد کو سیدنا ہودؑ نے دعوت دی

اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں

اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو

کیا غلط روی سے پرہیز نہ کروگے

قوم ہود نے اپنے نبی کی مذمت کی

﴿قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖٓ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ سَفَاهَةٍ وَّاِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ﴾

”اس کی قوم میں سے ان سرداروں نے کہا جنہوں نے کفر کیا:
”بلاشبہ ہم تجھے یقیناً بے عقلی میں مبتلا دیکھتے ہیں اور بلاشبہ ہم تجھے یقیناً جھوٹوں میں سے خیال کرتے ہیں“ (66)

سیدنا ہود نے قوم کے الزام کی نفی کرتے ہوئے بتایا کہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول ہوں

﴿قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ سَفَاهَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾

”ہود نے جواب دیا: ”اے میری قوم! مجھ میں کوئی بے عقلی نہیں ہے بلکہ میں تو جہانوں کے رب کی طرف س ے رسول ہوں“ (67)

سیدنا ہود نے قوم پر واضح کیا کہ میں رب کے پیغام
کو امانت اور خیر خواہی سے پہنچاتا ہوں

﴿اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّیْ وَاَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِیْنٌ﴾

”میں تمہیں اپنے رب کے پیغامات پہنچاتا ہوں اور میں
تمہارے لیے امانت دار، خیر خواہ ہوں“ (68)

سیدنا ہود نے اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ کے انعامات یاد دلائے

﴿اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ
لِيُنْذِرَكُمْ ؕ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّ
زَادَكُمْ فِي الْخَلْقِ بَصْۜطَةً ۚ فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾

سیدنا ہود نے اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ کے انعامات یاد دلائے

”اور کیا تمہیں اس بات پر تعجب ہے کہ تمہارے پاس تمہارے رب کی ایک نصیحت تم ہی میں سے ایک شخص پر آگئی ہے تاکہ وہ تمہیں خبردار کرے؟“ اور یاد کرو جب اُس نے قومِ نوح کے بعد تمہیں جانشین بنایا اور اُس نے تمہیں قد و قامت میں زیادہ پھیلایا، سو تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو یاد کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ“ (69)

قوم عاد کا جواب: ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت سے آباء واجداد کے معبود چھوٹ جائیں گے

﴿قَالُوۡۤا اَجِئۡتَنَا لِنَعۡبُدَ اللّٰهَ وَحۡدَهٗ وَنَذَرَ مَا كَانَ يَعۡبُدُ اٰبَآؤُنَا‌ۚ فَاۡتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ اِنۡ كُنۡتَ مِنَ الصّٰدِقِيۡنَ﴾

قوم عاد کا جواب: ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت سے آباء واجداد کے معبود چھوٹ جائیں گے

”انہوں نے کہا: ”کیا تو ہمارے پاس آیا ہے کہ ہم ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اوران کو چھوڑ دیں جن کی عبادت ہمارے باپ دادا کیا کرتے تھے؟ تو وہ عذاب لے آئو جس کی تم ہمیں دھمکی دیتے ہو اگر تم سچے لوگوں میں سے ہو“ (70)

عذاب کے مطالبے پر سیدنا ہود نے واضح کیا کہ اب تو وقت قریب ہی ہے

﴿قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَّغَضَبٌ ؕ اَتُجَادِلُوْنَنِيْ
فِيْۤ اَسْمَآءٍ سَمَّيْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّا نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ
فَانْتَظِرُوْۤا اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ﴾

عذاب کے مطالبے پر سیدنا ہود نے واضح کیا کہ اب تو وقت قریب ہی ہے

”ہود نے کہا: ”یقیناً تم پر تمہارے رب کا عذاب اور غضب واقع ہو چکا کیا تم مجھ سے اُن ناموں کے بارے میں جھگڑتے ہو جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے رکھ چھوڑے ہیں؟ جن کی کوئی دلیل بھی اللہ تعالیٰ نے نہیں اُتاری؟ تو انتظار کرو، یقیناً میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں سے ہوں“ (71)

اللہ تعالیٰ نے سیدنا ہود اور ایمان والوں کو بچالیا اور
قوم کی جڑ کاٹ دی

﴿فَأَنجَيْنَٰهُ وَٱلَّذِينَ مَعَهُۥ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَقَطَعْنَا دَابِرَ
ٱلَّذِينَ كَذَّبُوا۟ بِـَٔايَٰتِنَا وَمَا كَانُوا۟ مُؤْمِنِينَ﴾

اللہ تعالیٰ نے سیدنا ہود اور ایمان والوں کو بچالیا اور قوم کی جڑ کاٹ دی

”چنانچہ ہم نے اسے اور ان لوگوں کو جو اس کے ساتھ تھے، اپنی رحمت کے ساتھ نجات دی اور ہم نے اُن لوگوں کی جڑ کاٹ دی جو ہماری آیات کو جھٹلاتے تھے اور وہ ایمان لانے والے نہ تھے“ (72)

پارہ نمبر 8

رکوع نمبر 16

اللہ تعالیٰ کا فیصلہ

ہودؑ اور ان کے ساتھی بچا لیے گئے

ان لوگوں کی جڑ کاٹ دی گئی جو آیات کو جھٹلاتے تھے ایمان لانے والے نہ تھے

پارہ نمبر 8

رکوع نمبر 16

Commitment Points

❖ قافلہء ایمان کو جوائن کرنا ہے۔

❖ آج سے روزانہ کم از کم ایک فرد کو دین کی باقاعدہ دعوت دینی ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

پارہ نمبر 8
رکوع نمبر 16

Dos

- اللہ کی عبادت کرنا (الاعراف:65)
- اللہ سے ڈرنا (الاعراف:65)
- رب کے پیغامات پہنچانا (الاعراف:68)
- دیانت دار ہونا (الاعراف:68)
- خیر خواہ ہونا (الاعراف:68)
- انسانوں کو انجام سے خبر دار کرنا (الاعراف:70)
- اللہ کی نعمتوں کو یاد کرنا (الاعراف:69)

پارہ نمبر 8
رکوع نمبر 16

Don'ts

اللہ کی طرف بلانے والوں کو بے عقل سمجھنا (الاعراف:66)

حق پرستوں کو جھوٹا خیال کرنا (الاعراف:66)

عذاب کا مطالبہ کرنا (الاعراف:70)

اللہ کی آیات کو جھٹلانا (الاعراف:72)

ایمان نہ لانا (الاعراف:72)

رکوع نمبر 17

سیدنا صالحؑ اور سیدنا لوطؑ کی دعوت

Main points of Ruku 17

پارہ نمبر 8

1. سیدنا صالح علیہ السلام کی دعوت
2. سرداران قوم کا جواب
3. اللہ تعالیٰ کا فیصلہ
4. صالحؑ نے ہجرت کی
5. اللہ تعالیٰ کا فیصلہ
6. سرداران قوم کا جواب
6. سیدنا لوط علیہ السلام کی دعوت

سیدنا صالح نے قوم کو توحید کی دعوت دی

﴿وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ
اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ
اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ
عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾

سیدنا صالح نے قوم کو توحید کی دعوت دی

”اور ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو (بھیجا) اس نے کہا: ”اے میری قوم! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں، یقیناً تمہارے پاس تمہارے رب کی واضح دلیل آچکی یہ اللہ تعالیٰ کی اونٹنی تمہارے لیے نشانی ہے، چنانچہ اس کو چھوڑے رکھنا کہ اللہ تعالیٰ کی زمین میں کھاتی رہے اور اس کو بری نیت سے ہاتھ نہ لگانا ورنہ تمہیں ایک دردناک عذاب پکڑ لے گا“ (73)

سیدنا صالح نے قوم ثمود کو اللہ تعالیٰ کے احسانات یاد دلائے

﴿وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ عَادٍ وَّبَوَّاَكُمْ فِي الْاَرْضِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْ سُهُوْلِهَا قُصُوْرًا وَّتَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ بُيُوْتًا ۚ فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ﴾

سیدنا صالح نے قوم ثمود کو اللہ تعالیٰ کے احسانات یاد دلائے

”اور یاد کرو جب اللہ تعالیٰ نے تمہیں عاد کے بعد جانشین بنایا اور تمہیں زمین میں ٹھکانہ دیا، تم اس کے میدانوں میں محلات بناتے ہو اور پہاڑوں کو تراش کر گھر بناتے ہو، چنانچہ اللہ تعالیٰ کے احسانات کو یاد کرو اور زمین میں فساد کرتے ہوئے دنگانہ مچاؤ“ (74)

پارہ نمبر 8

رکوع نمبر 17

صالحؑ کی دعوت

اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو

اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں

کہہ دو میں اپنے رب کی طرف سے دلیل روشن (اسلام) پر قائم ہوں

اس کی قدرت کے کرشموں سے غافل نہ ہونا

اللہ تعالیٰ نے تمہیں قوم عاد کے بعد جانشین بنایا اس نے تمہیں زمین میں ٹھکانہ دیا، تم پہاڑوں کو تراش کر گھر بناتے ہو، میدانوں میں شاندار محل بناتے ہو

زمین میں فساد برپا نہ کرنا

تمہارے پاس اونٹنی نشانی کے طور پر ہے اللہ تعالیٰ کی زمین میں کھائے گی ہاتھ نہ لگانا ورنہ ایک دردناک عذاب پکڑے گا۔

قوم ثمود کے سرداروں نے تکبر سے دعوت کو ٹھکرا دیا

﴿قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِمَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ صٰلِحًا مُّرْسَلٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلَ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ﴾

قوم ثمود کے سرداروں نے تکبر سے دعوت کو ٹھکرا دیا

”اُس کی قوم کے سرداروں نے جو بڑے بنے ہوئے تھے ان لوگوں سے جو کمزور سمجھے جاتے تھے، ان میں سے ان کے لئے جو ایمان لائے تھے ان سے کہا: ”کیا تم جانتے ہو کہ صالح اپنے رب ہی کا بھیجا ہوا رسول ہے؟“ انہوں نے جواب دیا: ”یقیناً ہم اس پر بھی ایمان رکھنے والے ہیں جس کے ساتھ اُسے بھیجا گیا ہے“ (75)

قوم ثمود کے سرداروں نے کفر کا اعلان کر دیا

﴿قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا بِالَّذِيْٓ اٰمَنْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ﴾

”ان لوگوں نے کہا جو بڑے ہوئے تھے: ”بلاشبہ جس پر تم ایمان لائے ہو ہم اُس کا انکار کرنے والے ہیں“

| Nighat Hashmi| AL NOOR International | www.nighathashmi.com | www.alnoorpk.com

قوم ثمود نے اونٹنی کے پاؤں کاٹ کر رب کے حکم سے سرکشی کی

﴿فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ وَقَالُوْا
يٰصٰلِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ﴾

قوم ثمود نے اونٹنی کے پاؤں کاٹ کر رب کے حکم سے سرکشی کی

”چنانچہ اُنہوں نے اونٹنی کی ٹانگیں کاٹ ڈالیں اور اپنے رب کے حکم سے سرکش ہوئے، اور انہوں نے کہا: ”اے صالح! اگر تم واقعی رسولوں میں سے ہو تو ہم پر لے آئو جس کی تم ہمیں دھمکی دیتے ہو“ (77)

سرداران قوم کا جواب

سیدنا صالحؑ کی وضاحت

اونٹنی کو مار کر عذاب کا مطالبہ کیا، سچے ہو تو ہم پر لے آؤ

کیا واقعی صالحؑ اپنے رب کی طرف سے رسول ہے؟
جس چیز کو کمزوروں نے مانا ہے ہم اس کے منکر ہیں

قوم ثمود کی سرکشی کی وجہ سے انہیں زلزلے نے آپکڑا

﴿فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ﴾

”تو انہیں زلزلے نے آپکڑا تو انہوں نے اس حال میں صبح کی کہ وہ اپنے گھروں میں گرے پڑے تھے“ (78)

پارہ نمبر 8

رکوع نمبر 17

آیت:76

اللہ تعالیٰ کا فیصلہ

زلزلے نے آپکڑا

اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے

سیدنا صالح نے قوم کو بتا دیا کہ میں نے خیر خواہی سے اللہ تعالیٰ کے احکامات پہنچا دیے

﴿فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُحِبُّوْنَ النّٰصِحِيْنَ﴾

”تو صالح نے ان سے منہ پھیر لیا اور کہا: ”اے میری قوم! میں نے تو اپنے رب کا پیغام تمہیں پہنچا دیا اور میں نے تمہاری خیر خواہی کی تھی مگر تم خیر خواہوں سے محبت نہیں کرتے“ (79)

سیدنا لوط نے اپنی قوم کو کھلی بے حیائی سے ڈرایا

﴿وَلُوطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ أَحَدٍ مِّنَ الْعَالَمِينَ﴾

”اور لوط کو بھیجا جب اس نے اپنی قوم سے کہا: ”کیا تم بے حیائی کا وہ کام کرتے ہو جو تم سے پہلے جہانوں میں کسی نے نہیں کیا؟“ (80)

سیدنا لوط نے قوم کو چارج شیٹ دی

﴿اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ﴾

”بلاشبہ تم عورتوں کو چھوڑ کر یقیناً مردوں کے پاس شہوت سے آتے ہو، بلکہ تم حد سے گزر جانے والے لوگ ہو“ (81)

سیدنا لوطؑ کی دعوت

کیا تم وہ فحش کام کرتے ہو جو پہلے
دنیا والوں میں سے کسی نے نہیں کیا
کھلی بے حیائی کا کام کرتے ہو

کیا تم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں
سے اپنی خواہش پوری کرتے ہو

سیدنا لوط کی قوم نے پاک باز بننے پر انہیں بستی سے نکالنے کا مطالبہ کر دیا

﴿وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْۤا اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ﴾

”اور اس کی قوم کا اس کے سوا کوئی جواب نہ تھا کہ انہوں نے کہا: ”انہیں اپنی بستی سے نکال دو، یقیناوہ لوگ بڑے پاک باز بنتے ہیں“ (82)

اللہ تعالیٰ کے عذاب سے سیدنا لوط اور ان کے گھرانے کو بچا لیا گیا

﴿فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗۤ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۖ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ﴾

”پھر ہم نے اسے اور اس کے گھر والوں کو نجات دی اس کی بیوی کے سوا جو پیچھے رہ جانے والوں میں سے تھی“ (83)

سیدنا لوط کی پوری قوم کا رجم ہو گیا

﴿وَاَمۡطَرۡنَا عَلَيۡهِمۡ مَّطَرًا ؕ فَانۡظُرۡ كَيۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ الۡمُجۡرِمِيۡنَ﴾

”اور ہم نے ان پر پتھروں کی سخت بارش برسائی، پس آپ دیکھیں
ان مجرموں کا کیسا انجام ہوا؟“ (84)

اللہ تعالیٰ کا فیصلہ

- لوطؑ اور اس کے گھر والوں کو (ماسوائے انکی بیوی کے) بچالیا
- اس قوم پر پتھروں کی بارش برسائی
- دیکھو مجرموں کا کیسا انجام ہوا؟

پارہ نمبر 8
رکوع نمبر 17

Dos

اللہ کے احسانات کو یاد کرنا (الاعراف:74)

ایمان لانا (الاعراف:75)

خیر خواہی کرنا (الاعراف:79)

پارہ نمبر 8
رکوع نمبر 17

Don'ts

زمین میں فساد کرنا
(الاعراف:74)

تکبر کرنا(الاعراف:75،76)

خیر خواہوں سے محبت نہ رکھنا(الاعراف:79)

کھلی بے حیائی کے کام کرنا
(الاعراف:80)

حد سے گزر جانا
(الاعراف:81)

پارہ نمبر 8

رکوع نمبر 17

Commitment Point

❖ قافلہ دعوت حق میں شامل ہونا ہے

❖ دعوت کو اپنا مشن بنانا ہے۔ان شاء اللہ تعالیٰ

پارہ نمبر 8

آخری آیات

پارہ نمبر 8

Main Point of Aakhri Ayaat

دعوت

سیدنا شعیب نے اہل مدین کو توحید اور دیانت داری کی دعوت دی

﴿وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ
مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَوْفُوا الْكَيْلَ
وَالْمِيْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ
بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ﴾

سیدنا شعیب نے اہل مدین کو توحید اور دیانت داری کی دعوت دی

”اور مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب کو (بھیجا)، اس نے کہا: ”اے میری قوم! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں، یقینا تمہارے پاس تمہارے رب کی ایک واضح دلیل آگئی ہے، چنانچہ ناپ اور تول پورا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم کر کے نہ دو اور زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد نہ کرو، تمہارے لیے یہی بہتر ہے اگر تم مومن ہو“ (85)

سیدنا شعیب کی قوم کو نصیحت

﴿وَلَا تَقْعُدُوْا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوْعِدُوْنَ وَتَصُدُّوْنَ عَنْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِهٖ وَتَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ
كُنْتُمْ قَلِيْلًا فَكَثَّرَكُمْ ۖ وَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ
الْمُفْسِدِيْنَ﴾

سیدنا شعیب کی قوم کو نصیحت

”اور ہر راستے پر نہ بیٹھ جاؤ کہ تم دھمکاتے رہو اور اللہ تعالیٰ کی راہ سے اُن کو روکتے رہو جو اس پر ایمان لائے اور تم اس میں کجی تلاش کرتے ہو اور یاد کرو جب تم تھوڑے تھے، سو اس نے تمہیں زیادہ کر دیا اور دیکھو فساد کرنے والوں کا کیسا انجام ہوا“ (86)

سیدنا شعیب نے قوم کو منصفانہ منصوبہ اپنا
نے کی دعوت دی

﴿وَاِنۡ كَانَ طَآئِفَةٌ مِّنۡكُمۡ اٰمَنُوۡا بِالَّذِىۡۤ اُرۡسِلۡتُ
بِهٖ وَطَآئِفَةٌ لَّمۡ يُؤۡمِنُوۡا فَاصۡبِرُوۡا حَتّٰى يَحۡكُمَ اللّٰهُ
بَيۡنَنَا ۚ وَهُوَ خَيۡرُ الۡحٰكِمِيۡنَ﴾

سیدنا شعیبؑ نے قوم کو منصفانہ منصوبہ اپنانے کی دعوت دی

”اور اگر تم میں سے ایک گروہ اس پر ایمان لایا جس کے ساتھ مجھے بھیجا گیا ہے اور دوسرا گروہ ایمان نہیں لایا تو تم صبر کرو حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ ہمارے درمیان فیصلہ کر دے اور وہ سب فیصلہ کرنے والوں میں سے بہترین ہے“ (87)

دعوت

- اہل مدین کو سیدنا شعیبؑ نے دعوت دی
- اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو
- اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں
- تمہارے پاس تمہارے رب کی ایک دلیلِ روشن آگئی ہے
- ناپ اور تول پورا کرو
- لوگوں کو ان کی چیزوں گھٹا کر نہ دو
- زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد نہ کرو، اگر ایمان رکھتے ہو تو اسی میں بھلائی ہے
- زندگی کے ہر راستے پر لوگوں کو خوفزدہ کرنے کے لیے راہزن بن کر نہ بیٹھ جاؤ
- ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ سے نہ روکو
- اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں سیدھے راستے کو ٹیڑھا نہ کرو
- یاد کرو تم تھوڑے تھے اللہ تعالیٰ نے تمہیں زیادہ کر دیا
- آنکھیں کھول کر دیکھو دنیا میں فساد کرنے والوں کا کیسا انجام ہوا

Dos

اللہ کی عبادت کرنا (الاعراف:85)	ناپ اور تول پورا کرنا (الاعراف:85)	لوگوں کو ان کی چیزیں گھٹا کر نہ دینا (الاعراف:85)
صبر کرنا (الاعراف:87)		

پارہ نمبر 8
آخری آیات

Don'ts

زمین میں فساد کرنا
(الاعراف:85)

ہر راستے پر لوگوں کو خوف زدہ کرنے کے لیے بیٹھنا (الاعراف:86)

اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکنا (الاعراف:86)

اللہ تعالیٰ کے راستے کو ٹیڑھا کرنا (الاعراف:86)

Commitment Point

❖ قافلہ دعوت حق میں شمولیت کے لیے انبیاء کے دعوتی نکات کو سیکھنا ہے اور اسی کے مطابق دعوت دینی ہے۔
ان شاء اللہ تعالیٰ